

بمقام تحلی

یہ رسالہ ہر آقا و نافع عیالہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا
حق کو جھگڑانے والا آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے
عذر عاقل و لاطائل کو فی النار کرنے والا کتاب نفیس و جلیل و مبارک
سے بنام تاریخی

الطایر الدار

لہفوات عبد البکر

سزا

کا

۳۹

دوم

حصہ

مؤلفہ حضرت مولانا مولوی ابوالبرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں
صاحب قادری برکاتی لوزی دامت برکاتہم العالیہ
بصرف زرجاعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ بریلی
باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی محمد سنید رضا خاں صاحبہ ظلم

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

سلسلہ مراسلا مولوی عبد الباری صاحب

سے بنام تاریخی

مراسلا امام مجذباتہ و مولوی عبد الباری

۳۹ ۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَحْمَدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسلمانوں نے دیکھا مولوی عبد الباری صاحب کے کیا وعدے تھے خط
اول بقلم شاہجہانپوری صاحب میں تھا جن کلمات اور جن شرائط سے جناب
تشریف فرمائیں اس طریق سے میں توبہ کر کے طبع کرا دوں تیسرے خط میں میں حبیبی
آپ فرمائیں ویسی ہی توبہ کو تیار ہوں مولوی صاحب کی شکایت نہیں نفس
انارہ کی شرارت ہے اس نے وفائے عہد و پیمان و توبہ و تجدید ایمان کے
عوض الثا برافروختہ کیا مولوی صاحب نے ۱۷ شعبان ۱۳۳۹ھ کو یہ
مضمون اخبار زمانہ میں شائع کرایا جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خاں
صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ اختیار کیا ہے اس سے مرعوب ہو کر میں
کچھ کرنے کو اپنے اوپر ناجائز سمجھتا ہوں بلکہ التکبر علی المتکبر صدقہ کو ملحوظ
رکھتے ہوئے کوئی اعتنا کرنا نہیں چاہتا میرے پاس انھوں نے فلسفہ

اجتماع کے مصنف اور ایک ماہرہ کے صاحبزادہ اور خود بدولت کے
بارے میں اور مولانا محمود الحسن صاحب و دیگر علماء دیوبند و گاندھی صاحب
اور مرزا محمد تقی صاحب اور مسلم ہندو اتحاد اور قربانی گائے کے بارے
میں ایک سو ایک کفر نامہ ارسال کیا ہے باوجودیکہ میں اپنے خدا سے
ہر خطا کی چاہے اس کو میں نے دیدہ و دانستہ کیا ہو یا خطا سے کیا ہو توبہ
کرتا ہوں مگر اس پیکر تکبر کے روبرو گردن جھکانے کو بلکہ اس سے تخاطب
کو بھی اب نہ اپنے بلکہ حق کی بے غیرتی تصور کرتا ہوں والسلام فقیر محمد عبد الباقی
عفی عنہ فرنگی محل لکھنؤ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ

مسلمان دیکھیں اولاً مفاوضہ عالیہ ۴۔ شعبان میں کولسا حرف تکبر ہے جس پر
فرنگی محلی صاحب اس درجہ جامہ سے باہر ہوئے آپ مراسلات میں ملاحظہ
فرمائیں گے کہ ایک مہینہ کامل تک طرح طرح کی نرمی و ملاطفت بلکہ کمال
منت کے ساتھ مولوی صاحب سے بار بار بہ تکرار استفسار فرمایا گیا کہ ہمارے
خط میں جو لفظ تکبر ہو بے تکلف بتا دیجیے مگر مولوی فرنگی محلی صاحب آئیں
بائیں ٹالے بالے کے سوا ایک حرف نہ بتا سکے نہ بتا سکتے تھے نہ قیامت
تک بتا سکتے ہیں اس میں کوئی حرف تکبر ہو تو بتائیں اور جب بفضلہ تعالیٰ
اصلاً نہیں تو کس گھر سے لائیں ہاں مولوی صاحب کے ہفوات پر روتھا
اور بے رحمی تعالیٰ خوب اکلن واشد تھا اسی کو مولوی صاحب نے تکبر سے تعبیر کیا
جیسا کہ آگے چلکر خود قبول بھی دیا ملاحظہ ہو مراسلات میں مولوی صاحب
کا خط نم۔ مگر مولوی صاحب کے پاس اپنی نجات کی ایک یہی گلی ہے
جہاں اُن پر روشدید ہوا اور جواب نہ بنا اور انھوں نے چلا نا شروع
فرمایا کہ دیکھو تکبر کیا جاتا ہے ہم خطاب نہ کریں گے اس کی بھاری نظیر ابھی

آتی ہے افشار اللہ تعالیٰ ثانیاً یہ کوئی شریعت کا مسئلہ ہے کہ اگر کفر من
غلط کوئی شخص متکبرانہ انداز ہی سے آپ کو توبہ کی دعوت دے اور کفر
وضلال و وبال سے نکلنے کی ہدایت کرے تو آپ کو توبہ کرنا ہی ناجائز ہوگا
اس کا تکبر اس کے ساتھ ہے آپ پر توبہ فرض ہے خصوصاً ضلال خصوصاً
کفر سے کیا یہ وہی اذ اقبل له الحق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم
ہوا کیا رب العزۃ نے اذ اقبل میں متواضعاً کی قید فرمادی ہو یا شریعت
مطہرہ نے تکبر ہادی کے وقت معاصی و ضلالت یہاں تک کہ کفر سے
بھی توبہ حرام ٹھہرا دی ہے ام لکم شرکاء شرعوا لکم من الدین
ما لم یأذن بہ اللہ خیر یہ تو فوری فوراً نفس کا ایال تھا مگر بعدہ تعالیٰ
رمضان مبارک کی برکات نے مولوی صاحب کی طبیعت نرم کی اپنے
رب اور اس عظمت والے مہینے سے کچھ شرم کی اور ہدم ۱۱۔ رمضان
مبارک میں اپنی یہ توبہ چھاپ دی۔

توبہ نامہ مولوی عبد الباری صاحب

اے اللہ میں نے امور قولاً و فعلاً تقریراً و تحریراً بھی کیے ہیں جن کو میں
گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اُن کو کفر و ضلال
یا معصیت ٹھہرایا ان سب سے اور ان کے مانند امور سے جن میں میرے
مشرکین اور مشائخ سے کوئی قد وہ میرے لیے نہیں ہے عرض مولوی صاحب
پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں اے اللہ توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول کر
اس توبہ پر اہلی و موالی و امت گاندھویہ میں جو کچھ بھی شور مچتا کیا تعجب تھا
جس کا خود مولوی صاحب کو صاف اقرار ہے اُن کے خط دوم میں آتا ہے
مولانا آپ اس کا احساس نہیں کر سکتے کہ میری اس جسارت توبہ پر کس قدر

تجھ پر چار طرف سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ سمجھتا ہوں
 اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ چار طرف سے بیچارے مولوی صاحب کے
 اکیلے دم پر شورش و یورش کی تاخت تھی تھوڑو تھوڑو شیم شیم کے لغزے بلند
 ہوئے مڑنا لیا نہ کرتا الجبور معذور مولوی صاحب اپنی تاویل توبہ کے حتمند
 ہوئے ہمد ۱۸۔ رمضان مبارک میں ایک تحریر بنام مزید تشریح توبہ چھاپنی
 دور از کار باتوں کے علاوہ کمال یہ کیا کہ ہدایت نامہ توبہ کے اکثر مضامین
 ہی کو یکسر اڑا دیا یعنی فرمایا جن امور کو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے لکھا ہے
 وہ شخصیات ہیں نہ کہ مسئلہ ترک موالات نصاریٰ یا قبول اعانت ہنود
 یا ان سے جائز معاہدہ ہدایت نامہ آپ صاحبوں کے پیش نظر ہے
 ملاحظہ ہو کیا مولوی صاحب نے یہ سچ فرمایا بلکہ خود اپنی شدت غیظ و غضب
 کے زمانے میں بھی اخبار زمانہ میں چھاپ چکے تھے کہ فلاں و فلاں و چیس و
 چناں اور مسلم ہندو اتحاد اور قربانی گائے کے بارے میں ایک سو ایک کفر نامہ
 ارسال کیا ہے اگرچہ اس میں بھی تمام مسلمانان جہان کو اپنا کافر کہنا چھپا کر
 صرف ایک مارہرہ کے صاحبزادے اور خود بدولت لکھا کہ وہ کلیہ بھی شخصیت
 کی صورت میں آگیا مگر جس قدر کا وہاں اقرار تھا عجب کہ زمانہ فترت و
 قلت غضب میں اسے بھی حافظہ تباہ شد نے لیا حد یہ کہ سخت دباؤ کی
 ناچاری ناچاری کی دشواری دشواری کی بسیاری مولوی صاحب کو
 اس پر لانی کہ ہمد ۲۔ جون ۲۴ ماہ مبارک میں بطور توریہ توبہ سے توبہ
 کی ٹھہرائی اپنے بدایونی اجاب کا جی رکھنے کیوں دونوں پتے ملائی چھپوائی
 بدایوں سے جو تحریر پہنچی ہے اس کے جواب میں التماس ہے کہ
 بیچ تو اوجھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے دلو قاتل کے بڑھنا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ہم لوگ خروج عن الخلاف اور خلوع عن الذمہ ولو بقول ضعیف میں جو کچھ کرتے ہیں
 اس میں تمام مالہ و ما علیہ قول ضعیف کو مان لیتے ہیں ہم تو ظہر احتیاطی پڑھتے
 ہیں باوجود ایجاب جمعہ کے قابل ہونے کے اور توبہ تو احتمال خطا سے بھی مشروع
 ہے امید ہے کہ اجاب بدایوں محض مولوی احمد رضا خاں صاحب تصنیف
 کر لینے دیں خدا نیتہ بخیر کرے گا فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ بدایوں سے مولوی
 صاحب کو دھمکی دی گئی تھی کہ توبہ آپ کے حق میں زہر ہے حضور اعلیٰ حضرت
 قبلہ مظلہم الاقدس نے آپ کے اقوال میں متعدد کفر گنائے ہیں ان کے اعتماد
 پر توبہ اپنے کافر مرتد ہونے کی تسلیم ہے اور جب کافر و مرتد ہوئے تو آپ کی
 اور آپ کے مریدوں کی بیعت ٹوٹی نیا پیر تلاش کیجیے اور مریدین بھی جس سے
 چاہیں تجدید بیعت کریں ساری ہوا اکھڑ جائے گی عمر بھر کلیا دھرامٹی میں بلجائے گا
 لہذا لازم ہے کہ اس توبہ سے پھر و اور جس حیلہ سے بن پڑے اس کی تکذیب کر دے
 اس دھمکی کے جواب میں مولوی صاحب کی یہ تحریر ہے اس کا بدایوں پہلو تو
 کھلا ہوا ہے اور عبارت میں اس کے صاف دو مؤید ہیں اول یہ کہ فرمایا تجدید
 بیعت مریدین کی توبہ میرا فعل نہیں ہے اگر ان کے نزدیک مولوی احمد رضا خاں
 صاحب کا قول قابل اعتماد نہیں ہے تو ان کو کیا ضرورت ہے کہ تجدید کریں
 دوم فرمایا البتہ سوال یہ ہوتا ہے کہ ارتداد خود اپنی بیعت کو توڑ دیتا ہے اس کا
 تدارک کیونکر ممکن ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ہم لوگ خروج عن الخلاف
 اور خلوع عن الذمہ (الی قولہ) توبہ تو احتمال خطا سے بھی مشروع ہے لہذا جس
 بنا پر تجدید بیعت لازم ہوگی وہ بنا باوجود توبہ کے ضروری نہیں ہے کہ
 مقبول ہو خواہ عام بلکہ عام نے یہی پہلو سمجھا ہو گا ہر جاہل پر یہی مطلب ہو یا
 ہو گا اور دوسرا مخفی پہلو بھی نکتہ رس و قیقہ شناسوں کے لیے مخفی نہیں

۱۰
 الذمہ کی
 ایک ہی کی
 ت ذمہ یا
 غور نہ کرتے
 دینی ذمہ کا
 یہ سے خالی
 نامہ کہ خلوع
 الذمہ آدمی
 سے خالی
 یا ایک ہو گا
 اوقت کہ
 فن ہو گا
 صاحب یہ
 میں ہونے
 بہت اہم ہے
 ہیں
 ۱۱
 ۱۲
 دوسری صفحہ
 مذکورہ دونوں
 منقاد و صاحب
 ہونے ہیں
 ضعیف کا لحاظ
 میں با عیب
 ہونے کی کیا
 ۱۳

فرماتے ہیں بدایوں سے جو دھمکی کی تحریک پہنچی ہے اس کے جواب میں التماس ہے کہ تیغ تو اوجھی پڑی تھی مگر کیا تمھاری دھمکی خوف خدا سے بڑی تھی۔ آپ کی شورشوں سے جان چھڑانے کو گر پڑے ہم آپ سے یہ صرف آپ کا جی رکھنے کو ہے نہ کہ میں اور توبہ سے انحراف و لکھو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے نا و اتقویہ تو اسلام و کفر کا مسئلہ ہے ہم لوگ تو خروج عن الخلاف اور خلو

عن الذمہ ولو بقول ضعیف میں جو کچھ کرتے ہیں اس میں تمام مالہ و ما علیہ قول ضعیف کو مان لیتے ہیں نہ کہ یقینی قطعی کفروں ضلالوں سے توبہ میں پس پیش کریں ہم تو ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں باوجود ایجاب جمعہ کے قابل ہونے کے اور تم ہمیں سب سے اشد و اعظم فرض قطعی تصیح اسلام سے روکو توبہ تو احتمال خطا سے بھی مشروع ہے نہ کہ یقینی کفریات سے نہ کی جائے مالہ کیف تحکمون امید ہے کہ احباب بدایوں مجھے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولوی احمد رضا خاں صاحب سے تصفیہ کر لینے دیں خدا نیتہ بخیر کریگا اور میرا ایمان ٹھیک ہو جائیگا فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ اور شروع کلام ہی میں اس کے لیے بھاری دھمک دیا ہوں اہل علم کے لیے رکھ دیے اول یہ کہ فرمایا میں نے توبہ کو شائع کروایا اور لیٹمن قلبی کے طور پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کے تار کے جواب میں چند استفسارات کیے ہیں آیت کا اثنباس صاف بتا رہا ہے کہ مولوی صاحب کو امام اہلسنت کے ارشادات پر پورا یقین و ایمان ہے استفسارات سے مقصود و لائل مفصلہ پر مطلع ہو کر حصول اطمینان ہے سیدنا ابراہیم علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے جناب باری میں عرض کی رب ادنی کیف تھی المونی اے میرے رب مجھے آنکھوں سے دکھا دے تو کس طرح مردے جلانے کا قال اولم تو من فرمایا کیا تم ایمان

نہ لائے **قال بلی** عرض کی کیوں نہیں ایمان تو بروحہ کمال ہو و لکن
 لیطمئن قلبی ہاں یہ چاہتا ہوں کہ آنکھوں سے دیکھ کر پورا اطمینان قلب
 حاصل کروں و وہ فرمایا مجھے بڑے اعتماد ہے اور خود نفس توبہ نامہ
 میں تھا محض مولوی صاحب موصوف پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں ہر حال
 جانتا ہے کہ اعتماد قول صحیح پر ہوتا ہے نہ کہ ضعیف پر قول ضعیف قول
 معتمد کا مبائن ہے وہ دو مؤید جو پہلوئے بدایونی کے تھے انھیں بظاہر
 صوری غلبہ تھا کہ ظاہر تر اور عوام فہم تھے ان دو پہلوؤں کو حقیقی و واقعی غلبہ
 ہے کہ صحیح و محمود ہیں اور وہ دونوں باطل و مردود۔ اولاً اس عجوبہ کو دیکھیے
 کہ پیر جی کو جس ہادی حق کی ہدایت پر اعتماد ہو مریدوں کو اُس پر اعتماد نہ ہو تو
 مریدوں کو پیر ہی پر کب اعتماد ہوا اور جب پیر نامعتمد تو مرید ہی کیا ہوئے
 بیعت تو یوں بھی گئی تانیا یہ طرفہ مسئلہ ہے کہ بیعت نہ صرف انتہاء
 بلکہ ابتداء پیر جی کی ٹوٹے اور مریدوں کی ثابت رہے وہ سلسلہ ہی کب
 رہا جس میں بیعت ہو تالشا وہی احتیاط وہی استبرار ذمہ کہ توبہ پر عامل
 ہوا قطعاً تجدید بیعت و کسب کا بھی داعی ہو گا کہ برائت ذمہ اسی میں ہے
 کفر و کفر سے توبہ ماننا اور تجدید بیعت نہ ماننا عجیب منطق ہے راجعاً آپ
 تو خروج عن الخلاف چاہتے ہیں یعنی آپ کا مسلمان ہونا مختلف فیہ ہو گیا
 ایک قول پر اگر مسلمان ہیں تو دوسرے پر کافر ہیں اگرچہ وہ آپ کے نزدیک
 قول ضعیف ہی ہو یہاں تک تو آپ نے خود مانا اور اس خلاف سے
 نکلنا اور متفق علیہ اسلام ملنا چاہتے ہیں تو جس قول میں آپ پر کفر
 ثابت ہو گا اُس پر آپ کی بھی بیعت منسوخ اور آپ کے مریدوں کی بھی
 منسوخ اپنی اور اُن کی بیعتوں کی تجدید سے انحراف اور پھرادے عائد حرج

عن الخلاف - غرض یوں مولوی صاحب نے پیش خویش دونوں پہلے برابر کر لیے اور حقیقت امر وہی ہے کہ مجبوری انہیں یہ چالیں چلا رہی ہے ۵
 ٹوہ زے کر دم و آمد ہمارے
 ساقی تو بہ شکنم آرزو دست
 پر عمل نہیں بلکہ اس پر کہ ۵

سچ ہے تیری ہی آرزو مجھ کو کہیں جینے دے یو ہیں تو مجھ کو
 لاجرم مولوی صاحب نے صاف لفظوں میں اقرار فرما لیا کہ انہوں نے ہمد میں
 یہ بدایونی ولداری محض دفع شورش کے لیے چھپوا دی ہے۔

خط دوم میں فرماتے ہیں مولانا آپ احساس نہیں کر سکتے کہ میری اس جہارت
 تو بہ کس قدر مجھ پر ہر چار طرف سے پورش ہے میں نے اسی وجہ سے ایک

تخیر ہمد میں اس رجسٹری کے واپس کرتے پر بھی لکھ دی ہے وہ یہی بخیر
 ولداری بدایول ہے جس کے اول میں ہے۔ ایک رجسٹری حشمت علی نامی

کی جانب سے بھوالی سے میرے نام آج آئی ہے میں نے اس کو واپس
 کر دیا ہے اب لفظ اسی وجہ میں کلمہ حصر دیکھے اور دل ہی دل میں سمجھ لیجیے

کہ کس کی تیغ اوچھی پڑی تھی اور مولوی صاحب کس کا دل بڑھانے کو
 گر پڑے اس قسم کی متعدد تحریرات مولوی صاحب کی طرف سے شائع

ہوئیں اور اہالی و موالی میں ان پر تو بہ شکنی کی بغلیں بچیں اور بات اتنی
 ہی ہے کہ معروض ہوئی ناچار مولوی صاحب نے اُدھر کچھ لکھا اُدھر کچھ

لکھا مجبوری کے ہاتھوں بلیقے ہذا ابوجہ و ہذا ابوجہ بنا پڑا یعنی
 الضرورات تلج المخطرات خیر رویشیوں کی شورشوں سے ہمیں کیا کام مولوی

صاحب جالیں اور ان کا کام ان چھپلیوں کے تاشے سے نکلیے اور مولوی
 صاحب سے جو مراسلت یہاں ہوئی اس کی طرف چلیے کہ یہ وہی اصل

جناب مولوی صاحب کا توبہ نامہ شائع شدہ ہجدم یہاں آیا حضور پر نور
اعلیٰ حضرت قبلہ مظلم الاقدس نے اس کی تہنیت میں ۱۵ ماہ مبارک
کو یہ تار امضا فرمایا اور سلسلہ مراسلات شروع ہوا۔
تار مولوی عبد الباری صاحب

توبہ مبارک۔ خدا استقامت دے۔ اب براہ مہربانی میرے اس
کاغذ پر بھی دستخط فرمادیں جو میں نے بغرض توبہ بھیجا ہے تو موجب
شکر ہے۔

خط اول مولوی عبدالباری صاحب جواب تمار

خطہ رمضان
مبارک و شہزادی
آیا بقافہ پر
کا نام مظفر علی
کو لکھا تھا وہ
مورہ مولوی صاحب
نے دستخط نظم
مظفر علی مورہ

فرنگی محل لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

۱۶۔ رمضان شریف ۱۳۳۹ھ

مولانا المکرم دام بالجد والکرم۔ السلام علیکم۔ جناب کا تار ہزار افتخار وصول ہوا
مجھے جستہ جستہ دیا نہ جو مناسب معلوم ہوا وہ کیا گیا ہے۔ مگر وہ کاغذ جو
برے پاس آیا ہے اس قابل نہیں کہ اس پر دستخط کیا جاوے۔ بعض امور
یسے بھی اس میں ہیں جو مجھے یاد نہیں کہ میں نے ان امور کو کیا ہے اور
عض ایسے ہیں کہ میرے اکابر کی تحقیق کے خلاف ہیں۔ جو امور ایسے نہ تھے
ان میں آپ پر اعتماد کر کے توبہ کر لی ہے۔ مثلاً عرض ہے کہ امر اول مصنف
مفسرہ اجتماع کے متعلق آپ پر اعتماد کر کے اس سے توبہ کر لی گئی امر ثانی
ثالث کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میں نے اپنا و دیگر علمائے کبار و سادات
نظام و مسلمین عالم کا اسلام برائے نام بتایا یہ مجھے یاد نہیں پڑتا ہے اگر
تیرے تو کہاں اور اگر زبانی ہو تو کس سے جتنا یاد نہ آئے اپنے کو
غلب کیسے سمجھ لوں گا اور توبہ کیونکر کروں گا۔ اکثر جگہ مطلقاً معاصی کے
تحلل کو کفر ٹھہرایا ہے مگر حضرت جدی مولانا بحر العلوم بن کی قائم
عامی کا مجھے ادعا ہے قدس سرہ کی تحقیق اس کے خلاف ہے ملاحظہ ہو
شرح فقہ اکبر۔ اس وجہ سے تعمیل ارشاد سے قاصر ہوں فقط

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

پہلا مسافرو صہ عالیہ بجواب خط اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱۔ سلام مبارک
۲۔ بیخبر رہی
۳۔ خط مولوی صاحب
۴۔ اس کاغذ پر
۵۔ دستخط کیا
۶۔ بعض امور
۷۔ کچھ نامور
۸۔ ان کی توبہ
۹۔ جواب دیا
۱۰۔ امر اول
۱۱۔ امر دوم
۱۲۔ امر سوم
۱۳۔ امر چہارم
۱۴۔ امر پنجم
۱۵۔ امر ششم
۱۶۔ امر ہفتم
۱۷۔ امر ہشتم
۱۸۔ امر نہم
۱۹۔ امر دہم
۲۰۔ امر یازدہم
۲۱۔ امر بارہم
۲۲۔ امر سولہم
۲۳۔ امر سولہم
۲۴۔ امر سولہم
۲۵۔ امر سولہم
۲۶۔ امر سولہم
۲۷۔ امر سولہم
۲۸۔ امر سولہم
۲۹۔ امر سولہم
۳۰۔ امر سولہم

ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين ۝ فبشر عباد الذين
يستعملون القتل فينبعون احسن حظ اولئك الذين هداهم الله و
اولئك هم اولوا الباب ۝

گرامی ملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم اکرم الاکرم تعالیٰ وکرم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامی نامہ تشریف لایا۔ انشاء اللہ العزیز
آپ اس فقیر کو ان بندگان خدا میں پائیں گے کہ لا یمجنون لا اللہ ولا
میغضون لا اللہ اب میرے قلب میں وقعت سامی بجدہ تعالیٰ پہلے
سے بھی زائد ہے میرا قلب صاف ہے امید کہ قلب گرامی بھی ایسا ہی
صاف ہو وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ مولانا! میں چراغ سحر ہوں میں
یہ چاہتا ہوں اگر آپ بھی چاہیں۔ نہیں نہیں بلکہ وہ چاہے جس کا چاہنا
چاہتا ہے کہ آپ میں مجھ میں کوئی وجہ خلاف باقی نہ رہے میں آپ کی
طرف سے سلیم الصدر جاؤں میں جو رطب و یابس خیال میں ہو گا عرض
کروں گا محض دوستانہ خالص مخلصانہ آپ سے گزارش کرتا رہوں گا
اور امید کہ آپ ایسے ہی خلوص و اخلاص سے جو قابل تسلیم ہو تسلیم
فرمائے رہیں جس سے جواب ہو جواب بتاتے رہیں اور مجھ پر حق محبت و
حق انصاف کے لیتے لازم ہے کہ جو قابل قبول ہو قبول کروں اور ویسا ہی
مخلصانہ جواب دوں یہاں تک کہ باذنہ تعالیٰ تمام حجاب مرتفع
ہو جائیں اور میں اور آپ بیشتر سے بیشتر یک جان و یک دل و
یک زبان ہو کر حمایت دین و نکایت مفسدین باذنہ تعالیٰ بجالائیں
اللہ اللہ وہ ساعت کیسی مبارک ساعت ہوگی وما ذلک علی اللہ
بعزیز۔ ان ذلک علی اللہ یسیر۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔

مولنا آپ فرماتے ہیں مجھے حضرت بحر العلوم کی قائم مقامی کا ادعا ہے
 آپ کا یہ ادعا ہو یا دعویٰ فقیر کی تو یہ دعایہ ہے کہ باری عزوجل اپنے
 عبد کو حضرت مولنا بحر العلوم قدس سرہ سے بھی افضل و اولیٰ و اعلم و اعلیٰ
 کرے و انما المرء باصغریہ فاذا کان قلبہ مع اللہ و لسانہ مع الحق
 فقد فاز فوزاً مبیناً مولنا! آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ اس خیر طلب نے
 معاذ اللہ کوئی حرف خلاف واقعہ آپ کی طرف نسبت کیا ہوا کھڑے
 یہ یہاں کا شیوہ نہیں میری تحریر مفصل اگر آپ ملاحظہ فرمائے تو اس میں
 ہر قول بلفظہ اور حاشیہ پر سب کا پتا نشان پاتے آپ کا خط منبری
 ۱۳۲۲ مورخ ۳۰ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ - ۲ فروری ۱۳۳۶ء حضرت سر پا

برکت جناب مولنا مولوی حافظ سید محمد میاں صاحب دامت
 برکاتہم صاحبزادہ سرکار مارہرہ مطہر کے پاس گیا جو ان کے پاس محفوظ تھا
 اس میں تحریر تھا اب میں اپنا مسلک عرض کرتا ہوں کہ زمانہ لا سیفہ
 من الالاسلام ۱۲۱۱ھ کا ہے آپ ہوں یا میں عبد الماجد یا مولوی
 احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیاء
 مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جائے آپ کو اس کے
 یاد رہنے کا کیا داعی تھا خدا نخواستہ آپ کے قلب میں یہ نہ تھا کہ نہ
 آپ مسلمان نہ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ دنیا میں کوئی۔ سب کا
 اسلام براے نام ہے جنہیں کفار سے کچھ امتیاز نہیں بلکہ ایک غصہ کی
 بات تھی کہ قلم سے نکلی ہاں یہ ضرور ہے کہ غصہ یا تنگدلی ایسے کلمات
 کا حکم شرعی زائل نہیں کرتے۔ شرح فقہ اکبر حضرت بحر العلوم
 اگرچہ فقیر کے پاس نہیں مگر استخلاص معاصی میں اقوال ائمہ کرام پیش نظر

ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ حضرات ائمہ حنفیہ خصم اللہ تعالیٰ بالظانہ الخیر
 کے نزدیک ہر حرام قطعی کا استحلال کفر ہے نہ کہ ظنی کا میری تحریر میں
 نہ مطلق معاصی کے استحلال پر حکم کفر ہے نہ بکثرت بلکہ صرف تین معاصی
 معینہ کے استحلال پر (۱۸) مشرکین سے اتحاد جس طرح ہو رہا ہے (وہ شریعت)
 امور دین میں ان مشرکین سے یوں استعانت یہ اعتماد۔ اور یہ قبول
 بلاشبہ حرام قطعی ہیں۔ مجھ جیسے کی تصنیف دیکھنے کی ایک ترغیب الرحیم
 زیبا نہ ہو مگر یہاں ضرورت گزارش کہ فقیر کا رسالہ الحجۃ المؤمنین
 سب نہیں تو صفحہ ۱۴ سے صفحہ ۸۰ تک منصفانہ دوستانہ ملاحظہ ہو جائے
 اسے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بیان تحریم کا کافی کفیل پائیے گا پھر
 بھی قصر مسافت کے لیے گزارش کرتا ہوں کہ بالفرض ان میں سے اگر
 بعض حرام ایسے ہوں جن کا استحلال تحقیق حضرت بحر العلوم پر کفر قطعی
 نہ ہو تو مذہب ائمہ حنفیہ پر تو ضرور کفر ہے ایسی بات کو کلمہ کفر کہنا کیا
 مستبعد ہے اور نہ سہی جو بات ایسی نکلے وہاں یوں بنا دیجیے کہ ائمہ
 حنفیہ کے نزدیک کفر ہے۔ مجھے ضد منظور نہیں وہ منظور ہے جو اوپر
 گزارش کر چکا کہ مجھ میں اور آپ میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی وجہ خلافت
 باقی نہ رہے واللہ قدیر واللہ عفود رحیم ۵ اس فتنہ ہائیکہ میں لغزشیں
 یا و السنۃ لزنشیں بہتیروں سے ہوئیں اور ہیں مگر میں اپنے قلبی
 تعلق سے مجبور ہوں جو قلوب آپ اور مولوی ریاست علی خاں صاحب
 کی نسبت تھا کسی کے لیے نہیں مولیٰ تعالیٰ نے حضور سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات سے آپ کی طرف سے اطمینان
 کا سامان پیدا فرما دیا وہی اس کی تکمیل پر بھی قادر ہے پھر آپ کے

ذریعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ مولوی ریاست علیخاں صاحب بھی
ایاب الی الصواب فرمائیں گے اور مجھے حزن و دوستانہ کی قید سے
باز نہ تعالیٰ نجات ہو کر اس آیہ کریمہ کی تلاوت کا موقع ملے گا وقد احسن
بی اذ اخرجنی من السجن وجاء بکم من البدن ومن بعد ان
نزع الشیطان بینی و بین اخوتی ان لی لطیف لما یشاء انه
هو العلیم الحکیم و علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزیہ
افضل الصلاۃ و التسلیم آمین و الحمد للہ رب العلمین و السلام مع الاکرام
فقیر احمد رضا قادری غفرلہ بقلم حشمت علی رضوی محرر دار الافتاء

۹ ماہ مبارک ۱۳۹۹ھ از بھوالی ضلع میننی تال
خط دوم مولوی عبد الباری صاحب

فرنگی محل کھنؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۲۲۔ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ
حامد او مصلیا و مسلما

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم۔ بعد تسلیم بعد تکریم عرض ہے کہ گرامی محلہ
میں ایک عریضہ ارسال کر چکا ہوں غالباً اُسی کا جواب ہو گا جو نام سے
دوسرے شخص کے رجسٹری شدہ کل میرے پاس پہنچا اس وقت گزشتہ
واقعات اور اشتہارات کا خیال کر کے مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں
وہ رجسٹری واپس کر دوں اور نہایت ادب سے عرض کروں کہ مجھے
جناب کے نام سے جو اعتماد ہو گا وہ زید و عمرو کے نام سے نہیں
ہو سکتا ہے اس کا افسوس ہے کہ جواب والا کو تاخیر سے میں حاصل
کر ونگا مگر اس کا منتظر ہوں فقیر یہ چاہتا ہے کہ جناب نے جو امور تحریر
فرمائے ہیں جہاں تک تفصیلاً ان سے توبہ کر سکے توبہ کرے۔ مجھے

خط ۲۲-۶۵
مبارک کو آیا

خیال ہے کہ جناب نے اسلام برائے نام لکھنے کا جو الزام دیا ہے وہ محمد میاں صاحب
 مارہروی کی تحریر سے شاید اخذ کیا ہے اگر جناب نے ایسا کیا ہے تو میں
 عرض کرونگا کہ یہ اُس عبارت کا مقصد میں نے نہیں لیا ہے بلکہ میں نے
 کمال ایمان کی ندرت پر جو کچھ لکھا ہے وہ لکھا ہے اب غور کے بعد
 یہ خیال آتا ہے کہ اُس سے اس طرح توبہ کر سکتا ہوں کہ عبارت اپنی لکھوں اور
 اُس کے بعد لکھوں کہ اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ جو مولوی احمد رضا خاں صاحب
 نے تحریر فرمایا ہے تو میں اس سے بصدق دل توبہ کرتا ہوں۔ مولانا آپ اس کا
 احساس نہیں کر سکتے کہ میری اس عبارت توبہ پر کس قدر مجھ پر ہمارے
 سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ
 ثابت قدم رکھے میں نے اسی وجہ سے ایک تحریر ہمدوم میں اس جھڑپی کے
 واپس کرنے پر بھی لکھ دی ہے۔ اس قدر التماس ہے کہ ہمارے اکابر نے
 اعیان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے اس واسطے جو حقوق اہل اسلام
 کے ہیں اُن سے اُن کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے مولوی قاسم صاحب کے
 نام کے خط و کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے
 کہ اب جس کے نام کا جو لقب کسی نے ہمارے اکابر سے لکھا ہے اُسی کی
 اتباع میں لکھا کرونگا اُس سے زیادتی و کمی نہ کرونگا اور اُس کے مماثل کے
 لیے بھی ایسا ہی لقب لکھونگا۔ اسی طرح مجھے معلوم ہوا ہے کہ مرزا محمد تقی
 خود تبرائی نہیں تھے بلکہ اُن کے دستخطی فتاوے ہیں جن میں تبراکو وہ
 منع کرتے ہیں اور اپنی کتب سے اُس کے عدم جواز کو ثابت کرتے ہیں
 علاوہ ہمارے اکابر مجتہدین لکھنؤ سے جو تعلق نہ رکھتے تھے اُس کو ہم نے
 دیکھا اور برتا ہے اُن کی عبادت اُن کی دعوت اُن کی تغزیت میں

برابر ہم لوگ شرکت کرتے رہے ہیں اس کے متعلق بھی ہم بلا تفصیل توبہ کرنے سے قاصر ہیں حکام نصاریٰ کی موالات سے جس قدر تحرز تھا اسی قدر ہنود کے ساتھ تحرز کرنا ہم نے نہیں دیکھا ہے اس واسطے نفس مدارات ہنود کو ہم ممنوع نہیں قرار دے سکتے ہیں مگر غلو و تعظیم سے توبہ کر سکتے ہیں علاوہ اس کے جو تحریک اس وقت مقابل انگریزوں کے جاری ہے اس میں اعتدال کے ساتھ ہم ہنود کو اپنے ساتھ سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے ہیں یہ خلاصہ ہے ہمارے مقاصد کا اس کے اندر ہم آپ کی تعمیل ارشاد کو حاضر ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلد کسی عمدہ نتیجہ پر پہنچ جاویں ورنہ سخت کوشش باہم رنجش ڈالنے کی ہو گی۔ میں اس قدر عرض کروں گا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ جناب کی ذات کے لحاظ سے اور وجاہت کے خوف سے نہیں کیا ہے نہ آئندہ ایسا کرونگا میرے نزدیک بھی خدا کی خوشنودی کی غرض سے کرنا چاہیے تھا وہ میں نے کیا ہے اس وجہ سے اس دعاے توبہ کے قبل جس قدر تحریریں ہیں ان میں کچھ جناب سے مرعوب ہونے کی صورت نہیں معلوم ہوئی ہے فقط والسلام

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

موسر مفاوضہ عالیہ بحواب خط دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب مولانا المکرم ذی المجد والکرم زید کریمہم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے مجھ میں اور آپ میں باب مخاطب دوستانہ
کھولا اور وہی اس کی تکمیل پر قادر ہے۔ واپسی رحبتری کی وجہ اس نامہ

۲۶- ماہ مبارک
سکھنا مضافاً
۱۴

سامی سے واضح ہوئی اگر جناب اسے قبول فرماتے تو اندر میرا ہی خط پاتے
 جیسے رحبتری جناب کی تھی اور لفافہ پر "مظفر علی محرز" وہ اسی دن دوسرے
 لفافہ میں ولدی مولوی مصطفیٰ رضا خاں سلمہ کے نام سے پھر رحبتری کر دیا
 گیا ہے اس سامی نامہ سے گمان ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی واپس ہو اس وقت
 فقیر اپنے نام سے رحبتری کر دیگا اور اگر معاذ اللہ وہ بھی واپس ہو تو اس کی
 بھی شکایت نہ کر دینگا ہاں اس کا ملال ہوگا کہ اگر وہ خط ملاحظہ فرماتے تو
 شاید میرا خلوص ظاہر ہوتا۔ اس سامی نامہ میں جو امور تحریر فرمائے ہیں قبل
 اس کے کہ میں اُن کی نسبت محض مخلصانہ اپنی رائے ظاہر کروں جناب ہی
 سے یہ دریافت کر لینا ضروری جانتا ہوں کہ وہ کیا طریق سخن ہو جسے جناب
 میرے خالص خلوص سے ناشی جانیں حاش اللہ میں شکایت نہیں کرتا بلکہ
 اپنے اسی مقصود تک پہنچنے اور آپ سے اس کی راہ پوچھنے کے لیے حکایت
 شعبان کو جو رحبتری میں نے حاضر کی تھی جس میں ایک سو ایک باتوں سے
 توبہ مطلوب تھی وہ کاغذ تو جناب ہی کی طرف سے لکھا تھا میری جانب سے
 کوئی حرف نہ تھا کہ میرے تکبر یا تواضع پر محمول ہوتا مگر جناب کے خیال میں
 وہ متکبرانہ انداز معلوم ہوا اور عرض کرنے والا پیکر تکبر لہذا نہایت خلوص سے
 اُس طریقہ سخاوت کی اطلاع مانگتا ہوں جو اس محل سے محفوظ اور میرا سچا
 خلوص ہی اُس سے ملحوظ ہو میں اپنے نزدیک (اگرچہ یہ میرا قصور فہم ہو)
 اعتراضات کے جواب پر وجہ کافی دیے کو بھی تکبر نہیں سمجھتا کہ یہ ہمیشہ سے
 علما و ائمہ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں معمول رہا حدیث میں ہے
 امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی
 مسئلے میں بحث فرماتے یہ معلوم ہوتا کہ کبھی نہ یلیں گے پھر احسن وجہ و کمال

و داد پر اسے ختم فرماتے با اینہم لہجہ جواب کا اختلاف اس رحبتی ۴ شعبان
 کے خط اور اس رحبتی تازہ سے کہ اب دوبارہ حاضر کی ہے جناب پر واضح
 ہو جائیگا وہ دقتیں مجانبت و محابت کا تفاوت ہے میں سچ عرض کرتا ہوں
 حاشائے حاشا ہرگز اس کا ردائی سے اپنا استعلا منظور نہیں اللہ علیم بذات الصدوق
 ہے کہ جناب سے صفائی اور جناب کے طفیل میں ہزاروں عوام کی رہائی اور
 اس خدمت دینی سے اپنے لیے ثواب الہی منظور ہے واللہ قدیر واللہ
 غفور رحیم۔ جناب کو اگر اس کا خیال ہو کہ یہ اس پر افتخار کرے گا اور
 ہٹکے مرعوب قرار دیگا تو اطمینان جناب کے لیے میں تحریر دیدوں کہ اس میں
 جناب ہی کے لیے علو و فخر اور اس فقیر پر احسان عظیم ہوگا کیا ایک دوسرے
 کو ہزارا شرفیاں دے تو وہ اس کا محسن نہیں آپ کے اس قبول سے تو
 مجھے بعونہ تعالیٰ اس نعمت کی امید ہے جسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے یہ قسم فرمایا کہ حیدر لک من ان تکون لك حمر النعمہ پھر کیونکر
 اس قبول کو آپ کا کمال احسان نہ جانوں اور میرا آپ پر کیا دباؤ ہے
 جس سے آپ کو مرعوب مانوں مولانا متعدد علمائے کرام ہیں جنہوں نے
 اس فقیر کی عرض قبول فرما کر ندوہ سے جدائی فرمائی مثل جناب مولانا مولوی
 محمد عبدالسلام صاحب رکن و واعظ معظم ندوہ و جناب مولانا مولوی
 وصی احمد صاحب محدث سورنی و مولوی حکیم خلیل الرحمن صاحب ہرود
 تلمیذ خاص مولوی محمد علی صاحب تانم ندوہ وغیرہم میں نے کبھی ان پر
 استعلا نہ کیا بلکہ انہیں کا احسان منہ رہا عجب کہ وہ تو رضائے الہی کے
 لیے افغان حق کر کے بعونہ تعالیٰ مقبولان الہی میں داخل ہوں اور میں
 ان پر استعلا کروں۔ اس نیا زمانے کے جواب آئے اور اس طریقہ

تقاضی پر اطلاع پانے کے بعد ان امور کی نسبت جو اس سامی نامے میں
تخریر فرمائے ہیں محض دوستانہ اپنی رائے کا پتے دل سے اظہار کر رہا
مولا تعالیٰ قادر ہے کہ مجھ میں اور جناب میں رفع حجاب فرما کر ہم دونوں
کو حق پر جمع فرما دے آمین والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بھوالی شنب

۲۶-۶ ماہ مبارک ۱۳۹۱ھ

خط سوم مولوی عبدالباری صاحب جواب مفاوضہ اول

۲۶- رمضان شریف ۱۳۹۱ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
فرنگی محل لکھنؤ
حامداً و مصلياً و مسلماً

مولانا المکرم دام بالجہ والکرم - بعد تسلیم بعد تکریم عرض ہے کہ گرامی صحیفہ صاۃ
ہوا جس شفقت سے خطاب کیا گیا ہے جناب کی ذات سے اسی کی توقع
تھی - جناب خود اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ تفرقہ دور کرنے کی فکر
رہی اگر جناب کے مطلع نظر بھی یہ ہے تو اس کا حصول ناممکن نہیں ہے
جناب نے جو عبارت میری تخریر کی نقل کی ہے اُس میں نفی کمال ایمان کی
ہے نہ کہ اصل ایمان کی یہ ملحوظ رہے کہ عبد الماجد کو مؤمن فرعن کر کے لکھا
گیا ہے میں نے برابر اپنے جدا عظم مرشد مکرم اور والد ماجد قدس سرہما
سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ زمانہ پر آشوب ایسا ہے کہ جو اپنا ٹوٹا پھوٹا
ایمان لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے میرے والد فرمایا کرتے تھے
کہ با واکا وقت پھر غنیمت تھا اب تو مسیہ ایمان لے کے چلا جاوے تو
بہت غنیمت ہے میں عرض کرتا ہوں کہ طیش شرعاً بھی عذر ہوتا ہے یا
نہیں اگرچہ غصہ عذر نہ ہو مگر یہ تو اُس وقت ہے کہ بجز اُس احتمال کفر کے

۲۶

کوئی احتمال میری عبارت کا ہو ہی نہیں سکتا حالانکہ وہ احتمال کفر ایسا بعید ہے کہ نہ مفہوم عبارت اُس کی دلالت کرتا ہے نہ مصداق نہ سیاق نہ سبب پھر اُس احتمال کے اوپر محول کرنا عبارت کا اور صریحی اور صاف موافقیت و اعتقاد کے جو احتمال ہو اُس پر نہ محول کرنا اس کی کیا وجہ ہے مانا کہ احتمال بھی ہو تو یہ عرض ہے کہ میری عبارت میں احتمال کمال ایمان کی نفی کا کیا ہو ہی نہیں سکتا تو اُس احتمال کو تقدم ہونا چاہیے نہ کہ سب سے وہ متروک ہو گیا مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے جس سے احتمال کفر ہو۔ میں بالمقابل دونوں عبارتیں کھترہ کرتا ہوں امید ہے کہ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے گا۔

<p>اب چاہے آپ ہوں یا میں عبدالماجد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب مسند شریعہ زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز نہ کیا جاوے عبدالماجد نہ ندیوت ہیں تو مدعیان تقویٰ و مجددیت جن کا ادنیٰ خادم میں بھی ہوں کب صلیق ہیں۔</p>	<p>اکابر سادات و علماء و مجتہدین زمانہ کا اسلام برائے نام بتانا اور ان میں اور کافروں میں امتیاز نہ ماننا کفر ہے اپنے آپ کو ایسا ہی کہنا اقرار کفر کفر ہے۔</p>
---	--

ایک مدت سے ایسے افعال اہل اسلام میں رائج ہیں جو کفر ہو سکتے ہیں مگر ان پر حکم کفر کا بھی اگلوں نے نہیں کیا ہے یہاں مراد وہی کافر ہیں جو اہل اسلام میں داخل اور مدعی اسلام ہیں نہ مطلقاً کفار اس پر لفظ جن میں سے دلالت کرتی ہے کیا جناب اس امر کے مدعی ہیں کہ کمال ایمان جناب کا اس حد تک ہے جس حد تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو

حاصل تھا اور جب کمال نہیں ہے تو نفی کمال کی ہوگی اس میں اور نفی اصل ایمان میں بہت فرق ہے۔ میں نے استحلال معصیت میں جس عبارت بحر العلوم کا حوالہ دیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مراد ما از ذنب ذنبے ست کہ ثابت باشد بدلیل قطعی کہ قابل تاویل نباشد و مراد از استحلال باقیام دلیل پس اگر کسی منکر ذنب گردد و گوید کہ دلیل قائم نیست و اپنے شمانقل می کند ماول ست کافر گردد و اگر از عتق باشد فاسق گردد و اگر از فروع باشد فاسق ہم نہ گردد۔

مجھے یقین ہے کہ اکابر علماء و فرائی محل کے خلاف جمہور احناف کی رائے نہیں ہوگی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ منکر ذنب کے نزدیک دلیل مدعی ذنب کے ماول ہو جانے کی صورت میں کفر کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ واقع میں دلیل ماول ہو یا قابل قبول مدعی ذنب ہو۔

مولانا غرض یہ ہے کہ میں اپنے اکابر و مشائخ کے اتباع کو لازم اس وجہ سے سمجھتا ہوں کہ ان کی تحقیق اپنی اور آپ کی بلکہ اس زمانے کے تمام علماء کی تحقیق سے بالاتر سمجھتا ہوں میں اپنے اکابر کے فعل کو بھی ایسا ہی اپنے لیے حجت سمجھتا ہوں جیسا کہ قول کو اس واسطے کہ ان میں خشیت و تقویٰ تھا از روہ علماء ربانی تھے ان امور کو بار بار دہرانے کی وجہ یہ ہے کہ جناب مجھے ان کے خلاف کرنے پر مجبور نہ کریں گے نہ جناب کا یہ مجبور کرنا قرین انصاف ہوگا۔ مولانا بحر العلوم کی عبارت سے حضرات صحابہ ماولین کی برائت ہوتی ہے ورنہ کون ذنب ہے کہ جو خروج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابل سے زائد صریح ذنب ہو۔ امید ہے کہ اس کا تشفی بخش

جواب مرحمت کیا جاوے فقط

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ

بقلم مظفر علی محرر

تیسرا مفاوضہ عالیہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولانا مکرم دام بالکرم - تسلیم - نامی نامہ ۲۸ ماہ مبارک آیا ۲۶ کو ایک ضروری نیاز نامہ حاضر کر چکا ہے اس کا جواب بھی اسی طرز تخاطب کی اطلاع پر موقوف ہے۔ مجھے انتظار ہے رفع انتظار جناب کو یہ پرچہ حاضر اگر اتنا ہی فرما دیا جائے کہ میرے خط شعبان میں یہ یہ الفاظ تکبر تھے تو میں کچھ انداز کر سکوں۔ مگر مع افادہ علل - کہ اجراء علت منصوبہ خطافی القیاس سے روکے۔ اجمالاً اتنی گزارش کہ کفر قائل و کفریت قول میں فرق ہونا پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اول کی نفی میں سعی خارج از بحث ہوگی وہ مدعا ہوتا تو فقط طلب توبہ پر قناعت نہ ہوتی بلکہ اس کے احکام لازمہ مثل بطلان نکاح و بطلان بیعت قائل و مریدان قائل وغیرہا بھی ہوتے و السلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

بقلم ناظم دارالافتا

از بھالی ۲ شوال مکرم روز جمعہ ۱۳۳۹ھ

خط چہارم مولوی عبدالباری صاحب بجواب مفاوضہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرنگی محل لکھنؤ

حامداً و مبصلياً و مسلماً

۴ شوال ۱۳۳۹ھ

مولانا مکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بعد تعظیم عرض ہے کہ گرامی صحیفہ مورخہ شب ۲۶ ماہ مبارک ۱۳۳۹ھ نے صدور فرمایا باعث عز و افتخار ہوا جناب آپ

۵
دوم شوال
رضا ہوا

۵
۵ شوال کو آیا

جس طرح چاہیں خطاب فرمائیں مناسب ہوگا اس واسطے کہ خلوص و شفقت
 ہی سے مخاطبت ہوگی میرا دل صاف ہی زیادہ ادب فقط
 فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

تعلیم مظفر علی محرز

۵۲
 چوتھا مفاوضہ عالمیہ بحواب خط چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 محمدہ وفضل علی رسولہ الکریم
 مولانا المکرم دام بالکرم۔ بعد تحیات سننیہ سننیہ زکیہ ملتئم۔ نامی نامہ بعد
 انتظار تشریف لایا اجازت مطلقہ نہایت کرم ہے مگر ناواقف طرز سے
 صدور مایسور الخاطر مستبعد نہیں مبادا سدا راہ ہو لہذا نیاز نامہ ۲ شوال
 کے جواب برقع حجاب کی بیشک ضرورت ہے۔ نیز جب کلام معاذ اللہ
 مکابرہ نصیب اعدا۔ مناظرہ بھی نہیں کہ دو جہت چاہتا ہی بلکہ صرف
 یکجہت احباب کا علمی مذاکرہ تو ان باتوں پر عطا کے معاہدہ سے اپنے
 ایک خالص ہی خواہ کی ہمت افزائی فرمائی جائے جس میں بعونہ تعالیٰ
 بہت قصر مسافت ہے مہینوں کا کام انشاء اللہ تعالیٰ گھڑیوں میں چلا
 (۱) سائل کو صائل۔ معین کو نہیں تصور فرما کر کیفا ممکن مدافعت مقصود
 ہوگی جناب خود ناقد بصیر ہیں آپ ہی اندازہ احکام شرعیہ رکھتے ہیں
 بلکہ مجھ سے زائد کہ متکلم اپنے کلام سے اعرف ہے میرا کام بالائی تذکیر و یاد دہانی
 ہے تو جہاں دیانۃ حرج شرعی ملاحظہ ہو قبول فرمایا جائیگا اگرچہ اس سے
 بھی زائد ہو جو فقیر گزارش کرے (۲) تاویل کلام و دفع الزام کے لیے
 کوئی حقیقت واقعہ مستور نہ رکھی جائے گی بلکہ بشہادۃ اللہ عزوجل جو
 امر واقعی ہو اس کے اظہار سے حق کے لیے استدھار ہوگا کہ مقصود صرف

۵۲
 ۹ سوال کو
 مضاف ہوا
 ۱۲

اذعان و اعلان حق ہے اور رفع حجاب و مذاکرہ اجاب اسی کا حق (۱۳) ،
 بعد صحت اصل مراد زوائد کے نقص و تمام و نقص و ابرام سے بحث نہ ہوگی
 (۱۴) ، بعد وضوح حق کسی رعایت خاطر لحاظ ملاقات و نبوی تہذیب کو
 اس پر ترجیح نہ ہوگی بلکہ ارشاد الہی کو لواقوا میں بالقسط سجداء للہ
 ولو علی انفسکم پر عمل ہوگا۔ ان چاروں التزاموں پر اللہ و رسول جان و علا
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کی ضمانت ہو ان میں کوئی بات بیجا ہے تو اس پر اطلاع فرمائی جائے
 ورنہ قبول کامل سے مسرت افزائی اخذ اللہ تعالیٰ بیدی و ید کمر
 فی الدینا و الاخرہ انہ اهل التقوی و اهل المغفرۃ آمین و السلام
 فقیر احمد رضا قادری غفرلہ از بھوالی

۹ شوال کرم ۱۳۹۹ھ بقلم محرر

پانچواں مفادضہ عالیہ بقاضائے جواب مفادضہ دوم و سوم
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 خمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
 جناب مولانا تسلیم میرے ایک نیاز نامہ کو دس دن ہوئے دوسرے کو
 بیس۔ جناب تحریر فرما چکے کہ میرا دل صاف ہے پھر جواب سے اعراض کی
 وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ نہ لکھو جیسے شہر میں آپ جیسے شخص کو خط پہنچنا متوقع
 پھر بھی احتیاطاً دونوں کی نقل حاضر ہوا پس ڈاک جواب عنایت ہو فقط
 فقیر احمد رضا قادری غفرلہ بقلم محرر

۱۹۔ شوال کرم ۱۳۹۹ھ

خط پنجم مولوی عبدالباری صاحب جواب مفادضہ سوم و چہارم

۱۵

۱۹۔ شوال کرم
 بصیفہ رجسٹری
 امضا ہوا ۱۲

۱۵
 ۱۹۔ شوال کرم
 آیا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرنگی محل لکھنؤ

حامد او مصلیٰ و سلم

مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۳۹ھ

مولانا المکرم دام بالجی والکرم۔ بعد تسلیم بعد تکریم عرض ہے کہ صحیفہ گرامی صادر ہوا۔ جناب نے ذوق سلیم و فراست صیحہ سے جو فرق خطاب سابق و جدید میں اختیار کیا ہے اس سے زائد توفیق سے فقیر قاصر ہے اور ارشاد عالیہ کے بارہ میں عرض ہے کہ جو امر خدا کا حکم ہونا سمجھ لیا جاوے اُس کے قبول میں اصلاً وریغ کو راہ نہوگی تمام امور کی بنا و اوقات صحیحہ پر ہونا چاہیے اصل مراد کے یقین کے بعد احتمالات زائدہ نظر انداز کر دینا ہونگے جو امر حق ہوگا اس کے اختیار کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہوگا واللہ علی ما اقول وکیل شہید اس میں آخر میں عرض ہے کہ عام ظن یہ ہے کہ جناب کو اپنی رائے سے عدول کرنا میں بڑے محقق سے محقق کو بھی کامیابی نہیں ہوتی ہے اسید ہے کہ یہ ظن فاسد باطل ہوگا زیادہ حد ادب فقط

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ

بقلم منظر علی محرر

خط ششم مولوی عبدالباری صاحب مشعر سید مفاوضہ
سوم و چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرنگی محل لکھنؤ

حامد او مصلیٰ و سلم

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۳۹ھ

مولانا المکرم دام بالجی والکرم۔ بعد تسلیم بعد تکریم عرض ہے۔ آپ کے دو خط آئے تھے لیکن میں بھی چلا گیا تھا اس وجہ سے دیر ہوئی معاف فرمائیے گا۔ میں نے ان دونوں خطوں کا جواب دے دیا ہے جو غالباً جناب کی نظر سے

۱۳ شوال
۱۳۳۹ھ

گزرے ہو گئے فقط والتسلیم فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ بقلم شاہ علی عفا اللہ عنہ
چھٹا مفاوضہ عالیہ بحوالہ خط چہم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا المکرم دام بالکرم۔ بعد تحیہ سنیہ ملتئم (۱۱) اتنی گزارش کی اجازت
چاہتا ہوں کہ امر دوم لبیکل عہد نہیں تمام امور کی بنا و اتفاقات صحیحہ پر ہونا چاہیے
صرف بیان حکم ہے یہ بھی باشا والہی شکل التزام میں ہونا لازم۔ بلکہ اتنا ہی تحریر
فرمادیں کہ میرے خط نم سوال میں جو چار امر کا عہد مسئلہ ہے ہمیں قبول ہیں
واللہ علی ما نقول وکیل صاف دلی کے بعد اس تحریر سے عائق کیا ہو سکتا ہے
(۲) میرے خط ۲۶ ماہ مبارک کو آج ایک مہینہ کامل ہوا اس کا عقدہ کسی طرح
حل نہیں ہوتا صفائے قلب کے بعد اصلاً حاجت حجاب نہیں میں سچ گزارش
کرتا ہوں کہ مجھے اپنے خط ۴ شعبان میں کوئی کلمہ تکبر نظر نہ آیا مگر آدمی اپنے
عیب ہمک مطلع ہوتا ہے لہذا تصریح و توضیح کی ضرورت ناگزیر ہے۔ فرق
خطاب کی نسبت میں اسی نیاز نامہ میں گزارش کر چکا کہ وقتیں محاببت
و محابت کا تفاوت ہوا سے تکبر و تواضع سے کیا علاقہ۔ میرے فہم قاصر ہیں
اس پر حوالہ کے وہی معنی ہو گئے ایک یہ کہ خطاب جدید میں جیسی ہماری
تعلیم ہے سابق میں نہ تھی ایسی ہی کیا کر۔ یہ معنی ہرگز مراد نہ ہوں گے کہ
یہ تو سناؤ اللہ جناب کا تکبر ٹھہریگا نہ کہ فقیر کا۔ دوم خطاب سابق میں سو تھا
وہ تکبر ہوا اس کا جواب واقعہ امیری المومنین فاروق ذی النورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی عرض کر چکا ہوں احد اس کا ارادہ مکالمہ آئندہ
سے منع ہو گا کہ ان مقدمات کے بعد وہ کی ہی باری ہے تو اس میں اور
زیادہ دشواری ہے بہت منت سے گزارش کیں کہ اس عقدہ کے حل میں

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اب زیادہ تعویق نہ ہو خط ۴ شعبان میں میرے جو کلمات تکبر تھے سب گناویہ
 جائیں کہ تنبیہ ہو اور اگر کچھ نہ تھا تو صاف فرما دیا جائے کہ ہم نے غصہ میں
 لکھ دیا اُس میں کوئی تکبر نہ تھا بعد یکجہتی تام اظہار حق ہی مأمول (۳۳)
 فقیر کی نسبت ظن عام سن کر طائین سے یہ سوال کرنا تھا کہ اس کا بھڑبھ
 تمہیں کیونکر ہوا وہ کیا کیا مسائل تھے جن میں فقیر خطا پر تھا اور وہ کون
 کون محققین تھے جنہوں نے مجھے میری رائے سے پھیرنا چاہا اور ناکام رہے
 اس سوال پر بعونہ تعالیٰ اُن کا کذب واضح ہو جاتا اور آپ خود ہی اُن سے
 فرما دیتے کہ ان بعض الظن الشد آیت کریمہ ہے اور ان الظن
 الکذاب الحدیث حدیث صحیح۔ میں تو اسی مکالمہ میں تین بار گزارش
 کر چکا ہوں کہ ان ۱۰۱ سے جو بیخائلہ ثابت ہو میں اُسے کم کرنے کو تیار ہوں
 اسی سے اُن کے کذب ظن کا اندازہ ممکن تھا (۴۲) جبکہ بعونہ تعالیٰ
 صفائے قلب ہو تو ایک امر دوستانہ گزارش جس طرح جناب نے بریلی
 و جبل پور تحریر فرما دیا جیسا کہ وہاں کے خطوں سے معلوم ہوا کہ ہمارا اور
 احمد رضا کا مفاہمہ ہے اُس کے طے ہونے سے قبل اس بارے میں کچھ
 نہ کہا جائیگا یہی جواب فریق ثانی کو دینا تھا یہی مقتضائے عدل تھا اور یہی انتظار
 مفاہمہ کا اقتضا۔ اُن کے ہاتھ میں وہ تحریریں ہیں جن سے وہ کیا کیا مفاہمہ
 اخذ کرتے ہیں مگر بجد اللہ تعالیٰ میں اس سے بدل نہیں میں جانتا ہوں
 کہ جناب پر کس قدر یورش ہے اگر اُن کے نائرہ بائرہ فتنہ نائرہ کی
 وقتی تسکین کو کچھ لکھ دیا تو میں اپنے رب عزوجل کے فضل اور اپنے نبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے مایوس نہیں جناب کا قلب صاف
 رہنا چاہیے پھر ان شاء اللہ العزیز حق اپنے مرکز ہی پر مقرر ہو کر رہے گا

آپ خود ہی تجر فرما چکے ہیں کہ میری اس جسارت تو بہ پر کس قدر مجھ پر چار
طرف سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت تو بہ سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ
ثابت قدم رکھے آمین اللهم آمین والتسلیم ۲۵ شوال مکرم ۱۳۹۹ھ -
فقیر ایک ضروری رسالہ دینیہ کی تصنیف میں تھا جسے کل شب تہ تک
رجسٹری کر کے ارسال ضرور تھا کہ آج رجسٹری نہ ہوتی
لہذا جواب میں تین دن کی تعویذ ہوئی معاف فرمائیں یہ خط لکھوا چکا تھا
کہ نامی نامہ مخبر رسید رجسٹری آیا۔ ایک حاجت ضروری گزارش شرح
فقہ اکبر حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ میرے پاس آگئی آج اسے
دیکھا صفحہ ۴۰ پر سطر ۱۹ سے ثلث سطر اہتاک وزیر اہل سما افضل از اہل
سما سے نعوذ باللہ منہا تاک عبارت میں بظاہر سقط معلوم ہوتا ہے امید
کہ صحیح نسخہ تقلید سے اور اگر خاص دستخطی حضرت شارح قدس سرہ ہو تو
از ہمہ ادلے یہ عبارت حرف بحر تحریر فرما بھیجیں باعث ممنونی ہوگا۔

والتسلیم آمین

خط ہفتم مولوی عبدالباری صاحب جواب مفاد و ضہ ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مولانا المکرم دام بالجد والکرم۔ بعد تسلیم بعد تکریم عرض کہ گرامی صحیفہ صادر
ہوا میں ان تمام امور کو جو احقاق حق میں ایک مسلم پر لازم ہیں اپنے
لیے ضروری سمجھتا ہوں جناب سے اس قسم کے عہود میں نے نہیں لیے
ہیں مجھے بھی ایسے معاہدوں کے کرانے کا حق حاصل ہے میں حسن ظن
سے ایک محنت سمجھ کے اس کو چھیڑنا نہیں چاہتا جناب کے متعلق مشہور
ہے کہ مناظروں میں ابتدائی مراحل طے کرنے میں وقت صرف کر دیا

۵

۲۹ شوال کو
آیا ۱۲

جاتا ہے گو یہ مناظرہ نہیں بلکہ مفاہمہ ہے اگر جناب اُن عادات سے جو
 مناظروں میں ہیں مفاہمہ میں نہ برقیں گے تو امید ہے کہ جلد تر نتیجہ خیز
 انجام اس مفاہمہ کا ہوگا۔ میں جناب سے عرض کرتا ہوں کہ کسی امر کی بنا
 واقعات غیر صحیحہ پر میں نہیں کرتا نہ میرے یا جناب کی طرف سے ہونا چاہیے
 اس سے صاف میں لکھنا فضول سمجھتا تھا باوجود اس کے عرض ہے کہ
 جناب کے خط نہم میں جو چار امر کا عہد مسئول ہے مجھے قبول ہے واللہ
 علی ما نقول وکیل۔ (۲) جناب والا میرے پہلے خط کے جواب میں ابھی
 تک ایک بات کا بھی ارشاد نہیں ہوا ہے مجھے اُس کے بعد جو خط جناب
 نے لکھا ہے اُس کے جواب کا مطالبہ قبل از وقت معلوم ہوتا ہے باوجود
 اس کے مجھے جتنا اس وقت مناسب معلوم ہوا اتنا عرض کر دیا ہو تبکہ
 وغیرہ کبیرے متعلق جناب کے مفاہمہ کے بعد بہت صاف التماس کرونگا
 روکو میں تبکہ نہیں سمجھتا ہوں اس قدر عرض کرنا کافی ہے اس عقدہ کو
 حل کرنے میں اصل مفاہمہ میں تعویق ہوگی اس لیے عرض ہے کہ اب اُس
 میں تاخیر نہ فرمائی جاوے ورنہ میں سلسلہ مکاتبات کو جاری نہیں رکھ
 سکتا میرے متعلق اس سے کہیں زائد اہم امور ہیں (۳) جناب معاف
 فرمائیں گے کہ میں نے ظاہر سے بہت سوالات کیے اور انھوں نے
 مسکت ختم جوابات دیے ان امور کو بھی بعد اصل مفاہمہ کے میں ضرور
 صاف کرونگا بلکہ ظاہر کو مقابلہ میں پیش کرونگا (۴) گزارش ہے
 جناب والا نے قبل مفاہمہ سے جس سے امور صاف ہوتے حضرات
 بریلی و جلیپور کو عجلت نہ کرنے کی ہدایت فرمادی ہوتی تو جناب کو دوستانہ
 ارشاد کی ضرورت نہ پڑتی۔ فقیر سزاوارتہ ہے اس واسطے جناب

کے ارشاد کی شرح فقہ اکبر کے بارے میں تعمیل نہ ہو سکی زیادہ آداب۔

فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

بقلم شاہ علی عفی عنہ

فرنگی محل لکھنؤ ۲۸۔ شوال المکرم ۱۳۹۹ھ

تاریخ مولوی عبد الباری صاحب

لکھنؤ فرنگی محل۔ مولوی عبد الباری۔ اصل بحث شروع کرتا ہوں کہاں
بھیجوں آپ سندھ کو کب جائیں گے کب آئیں گے۔ اعلیٰ حضرت

بھوالی

تاریخ لکھنؤ

حضرت اقدس کراچی گئے۔ الطاف محمد۔ لکھنؤ

اس تاریخ میں کچھ اطلاع نہ دی کہ مباحث کہاں بھیجے جائیں یا مولوی صاحب
کب تک آئیں گے لہذا انتظار کرنا ہوا بارے۔ خود مولوی صاحب نے
براہ مہربانی اپنے آمد کی اطلاع اس تاریخ سے دی۔

تاریخ مولوی عبد الباری صاحب

کراچی سے واپس آیا جناب کے سرفراز نامہ کا منتظر ہوں۔ عبد الباری
سکاتوال مفاوضہ عالیہ بجواب تاریخ

مولنا دام بالا کرام۔ تاریخ شریف آوری آج وقت ظہر آیا کمال ممنون
ہوا آج ہی میں نے لکھوانا شروع کر دیا کل اتوار ہے پرسوں بعونہ تعالیٰ
رجسٹری حاضر کرونگا کمال منت سے اتنی تمنا ہے کہ چاروں عہد سامنے
رکھ کر تنہائی محض میں ملاحظہ فرمایا میں مجمع کا غوغا کبھی اتباع حق کا سید راہ
ہوتا ہے اب تو آپ تشریف لے آئے عبارت شرح فقہ اکبر اصل نسخہ سے

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مطابق فرما کر اب عنایت ہو نیز صفحہ ۴۸ پر سطر ۱۰ میں ہے اجماع خلافت
حضرت امیر المؤمنین قطعی و اجماع خلافت ظنی یہاں بھی کچھ الفاظ
رہ گئے ہیں اس کی بھی تکمیل عنایت ہو حیف کہ ایسی کتاب اور اتنی
غلط چھپے جا بجا مطلب خبط ہے جا بجا نشود کا نشود کا نشود ہے
اس کو تصحیح کامل کے ساتھ چھپوانا اعظم حسنات سے ہے یہ آپ کے
ہاتھ میں ہے یا اصل نسخہ عاریۃ مجھے عنایت ہو تو میں باذنہ تعالیٰ
اس خدمت کا شرف لوں والتسلیم۔ شب ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ
آٹھواں مفاوضہ عالیہ آغاز مباحث جلیلہ ورد اکثر
شبہات مولوی عبد الباری صاحب جواب خط ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و نعلیٰ علیٰ سولہ الکریم

مولانا اولنا سلام علی مولانا۔ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ کہ چاروں عہد بالفاظہا
قبول فرمائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رد تکبر نہیں اتنا ہی مقصود اہم تھا اس
نامی نامہ میں جو کچھ فرمایا خصوصاً وہ دوسری شہرت کا ذہب المر جفون
فی المدینۃ کی مختصرہ خائبہ ایک ایک فقرے کے جواب با صواب
حاضر ہیں مگر الحمد للہ نہ وائیں اصناعت وقت کی حاجت نہیں۔
مرجفین نے کیا کچھ نہ کہا اور کیا کچھ نہ کہیں گے ستکتب شہادتہم

ویسکون انھیں یحبسون فی ظنیۃ الخبال حتیٰ یا تو ابتقا ذما قالوا ولن
یا تو ابہ پر چھوڑے آپ اور میں بعونہ عزوجل اصل مرام میں مخلصانہ کلام کریں
دست بستہ عرض کہ میرے سابق نیاز ناموں پر نظر تازہ فرمائی جائے کہ اخلاص
محض محض اخلاص ہی پائے۔ یہ بھی نزاکت طبع سے میرا بیجا خوف ہے الحمد للہ
جناب معاہدہ فرما چکے کہ سائل کو صائل معین کو مہین نہ سمجھا جائے گا

۱۰
۱۰ ذی القعدہ
۱۰ کو بیعتہ بجزیری
بید طلب
امضا ہوا ۱۳۱۵

واللہ الحمد وھاوانا اشرع فی المقصود متوکل علی ربی الودود انہ
 قریب عجیب ان ارید الاصلاح ما استطعت وما توفیقی
 الا باللہ علیہ توکلت وانیب ۵ میں رفع انتظار جناب نیز بوجہ
 تعالیٰ آسانی جانہیں کے لیے چاہتا ہوں کہ ایک ایک دو دو بحث حل
 کروں اُن کے طے ہونے پر اور پیش کروں۔

بحث اول متعلق عبدالماجد

(۱) الحمد للہ اب تو قلب صاف ہے اور غبار مجانبت دور اظہار
 واقعیت مقبول و منظور اب ارشاد ہو جائے کہ وہ جو ہمد م ۸ ستمبر
 ۱۹۱۸ء میں جناب نے چھاپا تھا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر
 کا مولوی عبدالماجد کے متعلق ثابت نہ ہوا اس میں جمیع طرق تحقیق
 کے استیعاب کا ذکر ہے جمیع طرق کیا ہیں اور وہ سب کس کس طرح
 بجالائے گئے اور ہر ایک کا نتیجہ کفر عبدالماجد کا عدم ثبوت کیونکر ہوا۔

(۲) وہیں یہ بھی فرمایا ہے اب میں اس قابل ہوسکا کہ دیانۃً بلا
 پس و پیش مولوی عبدالماجد صاحب کے متعلق اپنی رائے آپ کو
 دے سکوں جب مجھے اطمینان ہو گیا تو آپ کو بھی اطمینان کرانا ضروری
 سمجھا یہ مدد و منتطا و لہ غور کامل میں صرف ہو کر آخر الامر اس پر استقرار
 رائے بتاتا ہے مگر اوضہ سے مکرر رجستریاں جانے پر سوٹھویں دن
 مولوی سلامت اللہ صاحب کا جواب آیا اس میں لکھا ہے مجدد
 الف حاضرہ مولانا عبدالباری صاحب قبلہ نے ان کتابوں کو
 نہیں دیکھا نہ وہ کتابیں ہمارے پاس ہیں نہ اُن کے مطالعہ کی ضرورت
 معلوم ہوتی ہے بلکہ اب تو سنا ہے کہ اُن کا دیکھنا بھی حد کفر تک پہنچاتا ہے۔

اُن کی مخالفت میں کوئی تخرک کسی عالم کی ہم لوگوں کی نظر سے نہیں گزری
گزارش یہ ہے کہ جب آپ نے فریقین مکفر مکفرین کی کوئی تخریہ نہ دیکھی
تو مدتوں غور کیا رجاء بالغیب فرمایا۔

(۳ تا ۱۰) یہ تو یقیناً معلوم تھا (جس پر خود خط ۲۸ ستمبر شاہد ہے) کہ
اہل علم نے اُس کی تکفیر میں کی ہیں یہ جانکر نہ اُس کا کلام دیکھنا کہ کا ہے
پر تکفیر ہے نہ ان کے کلام دیکھنا کہ کیا نکیر کیا دار و گیر ہے پھر یہ احکام فرمادینا
کیا معنی اور دین و دیانت سے اُنھیں علاقہ کتنا؟ میں نے ہر طرح تحقیق
کی کوئی کفر ثابت نہ ہوا تحقیق کیا ہوا سے فرمائی اب ایسی حالت میں
مولوی عبد الماجد صاحب کے کفر کا میں قائل نہیں کیسی حالت میں
ج اگر اُن کے کلمات محتمل ہوں تو اُن کو محمول صحیح پر رکھنا چاہیے اور اگر
کفر میں مفسر ناقابل تاویل ہوں تو کیا کرنا چاہیے بے دیکھے ایک شوق اپنی
طرف سے متعین کر کے ایسے دشنام دہندہ و تکذیب کنندہ خدا و رسول
قرآن کریم کو کفر سے بچانا کونسا دین ہے بالفرض آپ کو یہ معلوم نہ تھا تو
اس کا عدم بھی تو معلوم نہ تھا دین و دنیا کا ناقض یا یہ فرمانا تھا کہ میں نے نہ اس کا
کلام دیکھا نہ علماء کی تحریریں میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا خواہ مخواہ
تاویلات سے کفر کا حکم دینا اگر راجح ہو جائے تو کم لوگ ایسے ہوں گے
جن کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ مسلمان کافر نہیں یہ وہی بے دیکھے ایک
شن کی تعین ہے مقتضائے دین یوں فرمانا تھا کہ اُس کے کلمات
دیکھے جائیں اگر اُن میں کفر ناقابل تاویل ہے تو وہ بیشک کافر مرتد ہے
اگر اُن کا ظاہر کفر ہے تو اُس پر فقہا حکم کفر ہے اور بتجدید اسلام و نکاح و غیرہ کے
احکام اور اگر یہ بھی نہیں بلکہ علماء براہ عداوت خواہ مخواہ کی تاویلات سے

اُس پر کفر ڈھال رہے ہیں تو یہ اگر رائج ہو جائے الخ لا وہ لوگ جو ارباب
فتوے ہیں اُن کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جائے گی اللہ و رسول و
مسیح و مریم و قرآن اکرم کو سٹری سٹری گالیاں دیگا عبد الماجد اور اسلام
میں گفتگو شروع ہو جائے گی علماء ارباب فتوے کے کیونکہ ہم نے بطور
خود اُن کی غلطی متعین کر لی ہے و اب میں اس قابل ہو سکتا کہ دیانۃ مولوی
عبد الماجد صاحب کے متعلق رائے دے سکوں کب اور کس وجہ سے
اس قابل ہوئے بے دیکھے شہادت کس دیانت نے دلوائی نہ اور
اُس پر ظلم شدید کہ دیانۃ معصیت معصیت ہے اور معصیت کر کے اُسے
فتوے کہنا آپ ہی فرمائیں کیا حکم رکھتا ہو ح جس وقت تک مجھے
و طبیعت نہ ہوئی اس کی پروا نہ ہوئی کہ احباب خفا ہو جائیں گے معلوم ہوا کہ
مدت تک آپ کو اُس کے اسلام میں تردد تھا جب مجھے اطمینان ہو گیا
وہی بتائیے کہ وہ تردد کیونکر رفع ہوا اور یہ اطمینان کیونکر ملا تحریرات آپ نے
دیکھیں نہیں وحی اُتر سکتی نہیں (۱۱) جناب کو مکرر جہتوں جانے پر
آپ کے یہاں سے مولوی سلامت اللہ صاحب نے جو جواب دیا اُس میں
آپ کی اس تحقیق کے دو ذریعے بتائے اول حضرت صاحب قبلہ
(یعنی آپ) استفتاء نہیں لکھتے ہیں جو خیالات شائع کیے گئے ہیں وہ
صرف ذاتی واقفیت کی بنا پر تھے ضرور خود اُن خیالات کا خط گہری ذاتی
واقفیت کا سرود خواں ہے مگر وہ ذاتی واقفیت یہ تھی عزیز موصوف
(عبد الماجد) کو میں ہمیشہ سے جانتا تھا اُن کے میرے خاندان سے گہرا
تعلق علاوہ عزیز داری کے تھا اُن کے والد ایک مرد خدا پابند مذہب
و اسی لغزش پر عزیز موصوف کو سرزنش کرتے تھے قریب السن ہونے

کے باعث انکا اکثر خیال رہتا تھا کہ میری صحبت میں عزیز موصوف رہیں
 تاکہ ان کے خیالات پر برا اثر انگریزی تعلیم و فلسفہ کا نہ ہو میں نے ان سے کوئی
 تعلق منافی اسلام نہ دیکھا نہ سنا ان کے عقد میں شرکت کی ان سے وہی
 برتاؤ تھا جو اپنے بھائیوں سے ہونا چاہیے لہذا انصاف یہ سات فقرے ہیں
 ان میں کو سنا اس کو مقتضی ہے کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی کفر ثابت
 نہ ہوا کیا جس سے آپ کی قدیم شناسائی گہرے تعلق عزیز داری بھائی
 چارہ ہو جس کے عقد میں آپ شرکت کریں اس سے کبھی کفر صادر نہیں
 ہو سکتا۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں جسے حدیث میں فرمایا یصبر الرجل مؤمن
 ویبصر کافر ویبصر مؤمن ویبصر کافر صبح کو آدمی مسلمان ہو گا اور
 شام دیکھو تو کافر شام تک مسلمان سمجھا جائیگا اور صبح دیکھو تو کافر۔ کیا جس کا
 باپ مرو خدا پابند مذہب ہو رہے کیونکہ ڈپٹی کلکٹر تھے اور وہ اسے سسرال
 کرتا رہتا ہو بگڑ نہیں سکتا یہ یزد و ابن سعد و شمر خذلہم اللہ تعالیٰ کے باپ تو
 اجلہ صحابہ کرام تھے۔ بلکہ خود واضح ہے کہ اس کے باپ کو انگریزی فلسفہ
 کے برے اثر سے اس پر اندیشہ تھا وہی سامنے آیا۔ آپ کی صحبت معلوم
 نہیں نصیب ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو وہ کیا اس کی ضامن ہے کہ
 جو آپ کے پاس بیٹھ لیا کافر نہ ہو سکے گا۔ آپ خود اپنی تو ضمانت کر نہیں
 سکتے نہ میں نہ زید قلب الا انسان بین اصبعی الرحمن بقلبه کیف
 یشاء یا مقلب القلوب صرف قلبی علی طاعتک آمین۔

۱۳۱ اس ذاتی واقفیت پر مجھے کلام کی کیا حاجت۔ یہ سب کچھ تھا
 با اینہم جب آپ نے اس کے زندقہ والحادی کی باتیں سنیں آپ کا یہی
 خط شاہد ہے کہ آپ کو اس کے اسلام و زندقہ میں شک پڑ گیا اور

مدتوں کا وکس و تنقیح میں رہے ۲ برا درم مولوی عبد الماجد کے بارے
 میں مجھے سخت خلجان تھا اب صاحب صحیفہ دکن نے تکفیر عبد الماجد
 پر بہت اہتمام سے فتوے جمع کیے جناب کو بھی خط لکھا جس میں یقیناً
 اُس کے کلمات کفر بتائے ہوئے تھے کہ اسی بارے میں وہ خط تھا جناب نے
 صحیفہ کو یہ جواب لکھا جب آپ کا خط اور لوگوں کی بھی تحریریں مائیں
 موافق و مخالف مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے تعلقات امر حق کے اظہار
 پر غالب نہ آجائیں اور واقعی ان میں دہریت و لاندہریت ہو مگر میں
 اُس کو محسوس نہ کر سکتا ہوں ج اس وجہ سے میں نے نہ صرف تامل کیا
 بلکہ ان کے ہم جلسہ لوگوں پر شبہ کر کے اس کے دفع کی فکر کی۔ ۵
 اعلیٰ حضرت حضور نظام کو میں نے تار و پا جس کا اصل مقصد احتیاط
 بھٹی تاکہ پوینورسٹی اور دارالترجمہ میں (جہاں عبد الماجد کا تعلق تھا)
 دہریت کا اثر نہ ہو اس سے تحفظ اشتباہ بالاکا ہو گیا و اب میں اس
 قابل ہو سکا جس جب تک مجھے دُجھی نہ ہوئی ح جب مجھے اطمینان ہو گیا
 عرض اول تا آخر آپ کا خط پکار رہا ہے کہ با وصف اُس گہری ذاتی
 واقفیت کے آپ کو اُس کے مسلمان یا نہ ندین و دہریہ ہونے میں
 سخت اشتباہ پڑ گیا مدتوں آپ خلجان شدید و تردد مدید و شش و پنج
 بعید میں رہے پھر اُسی ناکام مہمل معطل ذاتی واقفیت کو بنائے تحقیق
 مذکور و مبنائے انکار کفر ٹھہرانا دین و دیانت سے کتنا تعلق رکھتا ہے۔
 رسالہ ۱۲ رہا یہ کہ پھر اس درجہ خلجان اس قدر تزداد ایسے اشتباہ کے
 بعد بے کسی فزوں کا کلام دیکھے خود بخود ایسی قوی دُجھی ایسا کامل اطمینان
 جس سے دوسرے کو مطمئن کرنا ضروری قرار پائے بلکہ جس کی اشاعت

۱۰
 یہ اشتباہ خط
 صحیفہ کی سبب ہے
 صحیفہ میں
 چھپا دہریت میں
 چھپا کر ۱۲

کر کے عام سلپین کو دھوکا دیا جائے کیونکہ حاصل ہو گیا یہ وہ راز ہے کہ
 اگر آپ ہی پردہ کشائی نہ فرمائیں تو شاید ستر قدر کی طرح روز قیامت
 ہی کھلے جس دن دلوں کے راز طشت از بام ہونگے یوم تبلی السرائر
 (۱۴) مولوی سلامت اللہ صاحب نے آپ کی تحقیق کا دوسرا
 ذریعہ یہ بتایا کہ اور مزید اعتبار کے لیے مسٹر عبد الماجد سے زبانی
 دریافت کر لیا تھا کہ کیا واقعی قرآن شریف کیج و مریم صلوات اللہ
 علیہم کے بارے میں کوئی لغزش اعتقاد میں ہے انھوں نے صاف کہا
 کہ جو کچھ میرے الفاظ کو معافی پہنائے گئے ہیں نہ میرا مقصد اُس سے وہ
 معافی لکھنے کے وقت تھا نہ اس وقت ہے نہ مجھے اس کا احتمال تھا
 بھلا اس سے زیادہ تحقیقات اور کیا ہو سکتی ہے مثلاً چور مال کا پشتارہ
 لیے نقب سے نکلتا گرفتار ہو معاہدہ کی سوشہا دیں موجود ہوں اصلاً
 کچھ نہ دیکھیں نہ سُنیں چور سے پوچھیں تو نے چوری کی ہے وہ کہے نہ
 بس اس پر کہہ دیا جائے کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کر لی کوئی امر چوری کا سپر
 ثابت نہ ہوا۔

(۱۵) بلکہ انصافاً یہ اُس سے بھی بڑھ کر ظلم اشد ہے چور پشتارے
 سے انکار کر سکتا ہے اور ممکن کہ سچا ہو کسی نے عداوت اُس پر رکھ دیا ہو
 مگر عبد الماجد کو اپنی کتاب فلسفہ اجتماع سے انکار کی طرف کوئی
 راہ ہی نہیں۔

(۱۶) جب اُس کے اسلام و دہریت میں وہ شدید خلجان و تردد
 تھے اور یقیناً معلوم ہوا کہ اس پر قرآن عظیم و بنی کریم و سچ و مریم علیہم
 والسلام کو گالیاں دینے کے الزام قائم کیے گئے ہیں کہ انھیں الزاموں

اُس سے پوچھا تو صرف اُس کے انکار پر ایمان لے آنا اُس کے گم کرنے سے
سارے خلیان اشتباہ سٹ جانا کتاب نہ دیکھنا کہ آیا واقعی الزام سچے
ہیں یا غلط معنی پہنا ہے ہیں کون سے دین و دیانت بلکہ کونسی عقل و
دانش کا مقتضی تھا۔

(۱۷) کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ خط مولوی سلامت اللہ صاحب کہ
آپ ہی کو مکرر جیٹریاں جانے پر جواباً آیا نہ حقیقتہً آپ کا ہے نہ
آپ کے حکم نہ اذن نہ علم و رضا سے ہے قبل عہود ایسا فرما دینے کا
احتمال ہوتا بھی تو خود جناب کا خط ۳۰۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۷ھ
نمبری ۲۲۷۱۳ کہ حضرت عظیم البرکۃ حامی سنت ماحی بدعت ناصریت
حضرت مولانا مولوی سید محمد میاں صاحب صاحبزادہ سرکار نور بار ماہرہ
مطہرہ دامت برکاتہم کے نام ہے خط مولوی سلامت اللہ کی تصدیق
اور آپ کی منتہائے تحقیق بتانے کو پس ہوتا جس میں آپ فرماتے ہیں
عبدالماجد کے فلسفہ اجتماع کو نہ میں نے دیکھا نہ دیکھنے کا ارادہ۔

عبدالماجد نے جو مرادات کفریہ اُن کی طرف منسوب تھیں میرے
روبرو اپنی برارت کی مجھے اس سے زیادہ تحقیق کی اور کوئی ضرورت
نہیں معلوم ہوئی ہے نہ اس کی ضرورت ہے اُنھوں نے تو دو ذریعہ
تحقیق بتائے تھے آپ نے صرف پچھلے پر اقتصار فرمایا اُنھوں نے
اول کو اصل اور اسے علاوہ رکھا آپ نے اصل کو چھوڑا اور علاوہ ہی
کو مناظر و مدار فرمایا۔ کلمات صریحہ کفر و ارتداد کی جگہ مرادات کفریہ
لکھنے نے کھول دیا کہ آپ نے اُس کے کلمات کو کفر نہ جانا بلکہ یہ ٹھہرایا
کہ علمائے کھینچ تان کر اُن سے معافی کفریہ مراد لے لیے ہیں جس طرح خط

ہمد میں فرمایا کہ خواہ مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم دینا تاویلات اور وہ بھی خواہ مخواہ۔ اُس نے نہ اپنے کلمات سے انکار کیا نہ آپ نے نہ مولوی سلامت اللہ صاحب نے یہ انکار بتایا نہ وہ چھپے ہوئے کلمات سے انکار کر سکتا تھا بلکہ آپ دونوں صاحبوں کی زبانی یہ ہے کہ اُس نے اُن کلمات کے یہ معانی ہونے سے انکار کیا اور اس پر آپ ایسا ایمان لے آئے کہ علما کی نسبت قرار دے لیا کہ خواہ مخواہ کی تاویلات سے کافر بنا رہے ہیں اور ارباب فتوے کے اسلام میں کلام شروع کر دیا الضافاً فرمائیے کیا وہی آپ کا اندیشہ آڑے نہ آیا کہ کہیں میرے تعلقات امر حق کے اظہار پر غالب نہ آجائیں غالب آئے اور کیسے آئے

۱ فاللہ والیہ ۲ جعون ۵

(۱۸) حاشیہ کیا یہ مسلمان کی شان ہے کہ کسی کی دوستی یا بھائی چارہ اُسے ایسا اندھا بہرا بنا دے کہ کفر و اسلام میں تمیز نہ رہے یا رکا کفر بھی اسلام سو جھے کہ واقعی ان میں دہریت و لاندہریت ہو مگر میں اُس کو محسوس نہ کر سکتا ہوں قرآن کریم تو مسلمانوں کی شان بتاتا ہے لا یجد قوم یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباؤہم اباؤا بناء ہم اواخوانہم اوعشیرتہم اپنے حقیقی بھائی یا بیٹے یا باپ سے بھی اللہ و رسول کی مخالفت کا کوئی لفظ سنا اور فوراً اُن کی محبت دل سے چھل گئی نہ کہ ہنس یا ہنس کے یار اس نے اس کی دہریت و زندقیت نہ سونے جھے خدا کو مان کر اپنے اسلام کی تصحیح کیجیے ایسی دوستی پر لعنت بھیجیے تو بہ کیجیے ۱۰۱ نمبر واجب التوبہ پہلے حاضر کر چکا ہوں اور سات یہ کلمات اغوائے مسلمین کہ میاں سدا تا ۱۰

۹
یہ آٹھ میں سے
پہلے پہلے سے
ہو چکا ہے

میں معروض ہوئے اور دو ۷ او ۸ میں یہاں تک کامل ۱۰ نمبر ہوئے
اور انھیں اصناف جدیدہ نہ جانے کہ آخر تو یہ نامہ میں ان کے مثل کا لفظ
موجود ہے۔

(۱۹) خیر اگر تقدیر الہی سے انتہائی اسلام قسمت میں آیا جسے آپ خود
اسی خط نمبری ۱۳۲۴ میں محض برائے نام بتا رہے ہیں تو جب آپ کو
اپنے ایمان پر ایسی بے اطمینانی تھی اور انصافاً ہونی ہی چاہیے تھی کہ
بل الانسان على نفسه بصيرة ۵ ولوالقى معاذيرہ ۵ تو آپ
کیسی ہی تحقیق کرتے اُس پر اطمینان محض بے معنی تھا جب یار کی دوستی
میں ایمان ہی متہم ہے تو کونسی تحقیق مستند ہو سکے گی وہی تہمت اپنی ہر
تحقیق پر چاہیے تھی کہ واقعی اُس میں دہریت و زندقہ ہو اور آپ کی
تحقیق نشہ دوستی میں اُسے محسوس نہ کر سکتی ہو نہ کہ تحقیق بھی کتنی جو
کسی ادنیٰ عقل والے کے نزدیک بھی تحقیق نہیں ہو سکتی کہ مجرد اُس کے
بے معنی انکار معنی پر سب دفتر گا و خور و کر ویا تمام دیدہ نادیدہ شنیدہ
ناشنیدہ کر لیا بد توں کا تردد اشتباہ خلجان بکربانی اپنچھر میں چین سکون
و جمعی اطمینان سے بدل گیا اور وہ بھی نہ صرف وجدانی بلکہ ربہانی کہ دوسروں
کو اُس پر مطمئن کرنا ضرور ہوا عام مسلمانوں میں اُس کے اسلام کا حکم شائع
کرنا منظور ہوا صحیفہ نے نہ چھا پاتا تو ہمد م تو ہمد تھا اُس میں شائع فرمایا
علما پر ظالم معاند خواہ مخواہ تاویلات سے مسلمانوں کو کافر بنانے والے
کا حکم واقع فرمایا۔ دست بستہ گزارش کہ حاشا مقصود نہ آپ پر شنیع ہے
نہ آپ کی تخیل بلکہ امانت حق اور اُس پر شکیل اور آپ کی اجازت
فرمایا چکے جو کچھ گزارش ہوا یا آئندہ ہو گا رہی ہو گا کہ جس

وحسبنا الله ونعم الوكيل۔

(۲۰) ایک ذرا سا اشکال یہ بھی رہا کہ خط منسوب بہ مولوی سلامت نے صاحب نے تو دو ذریعہ تحقیق گڑا حکم میں نے ہر طرح تحقیق کی کہ گنجائش دی بھی اگرچہ کہنے کو بھی گنجائش نہ تھی مگر خط نمبری ۱۳۲۲ سے ایک ہی میں حصر کر کے تصور معاف ڈھول سے کھال بھی کھوئی اس کی توجیہ تو جناب ہی کچھ فرمائیں گے۔

(۲۱) لیکن سخت مشکل یہ ہے کہ تحقیق وہ جسے کوئی عاقل قبول نہ کرے اور اُسے یوں شائع فرماتا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت نہ ہوا پھر اُسے نتیجہ غور کامل بتانا کہ اب میں اس قابل ہوسکا عوام مسلمین کو صریح اعوا اور ایسے خبیث ترکفروں ارتدادوں کا جہال بے تیزی لگاؤ میں بٹکا کرنا ہوا نہیں اس کا نام دیانت رکھا دیانت تو یہ تھی کہ اپنا وہ ایک ایک انوکھا زالا ذریعہ تحقیق کھول دیا ہوتا کہ ہم نے اُس سے پوچھا اُس نے اپنے کلمات میں معافی کفر مراد ہونے سے انکار کیا لہذا وہ سچا اور علما جھوٹے رہے کلمات وہ نہ ہم نے دیکھے نہ دیکھیں۔ پھر جو بد نصیب دروہین سے پورا محروم اس پر اعتبار لاتا اُس کی اپنی بد دینی تھی آپ پر اغوائے مسلمین و حمایت ارتداد و مرتدین کا ایسا کھلا الزام نہ آتا یہ کہ لا یتلبسوا الحق بالباطل و قاتلو ۱۱ الحق و انتم تعلمون ۵ کی صریح مخالفت نمبر ۱۱۱ ہوا۔ (۲۲) مولوی ریاست علی خاں صاحب فرماتے تھے کہ آپ نے اُن سے فرمایا ہم نے بریلی لکھ بھیجا تھا کہ عبد الماجد نے توبہ کر لی لہذا کفر نازل ہو گیا اُن کا یہ بیان اگر غلط ہو تو عجیب ہے اور اگر صحیح ہو تو ہزار عجیب۔ کہاں تو وہ کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت

نہ ہوا اور کہاں یہ کہ اُس نے توبہ کر لی لہذا کفر زائل ہو گیا اگر بغرض غلط
یہ واقعی تھا تو جناب کو یہی شائع کرنا تھا جس سے مسلمان اُس کے
کفروں کو کفر جانتے اور اُسے بوجہ توبہ مسلمان مانتے نہ کہ وہ بیانات کہ
سرے سے اُن کلمات ملعونہ کے کفر ہونے ہی کافی کریں اسے غور کامل
کے نتیجہ ہر گونہ تحقیق بتائیں علماء پر خواہ مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم
دینا تھو پس غرض طرح طرح کفر و ارتداد کو جاہلانہ بے حرد کی نگاہ میں دیکھا
کریں۔

(۲۳) کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ کے خط ہدم کی مہتید میں جو خط آپ کے
بھتیجے مولوی صبغتہ اللہ صاحب فرنگی محلی کا چھپا ہے وہ نہ حقیقتہً آپ کا
ہے نہ آپ کے حکم نہ آپ کے اذن نہ آپ کے علم سے ہے نہ بعد کو
آپ اُس پر مطلع ہو کر راضی و ساکت ہوئے اُس میں جو لکھا ہے کہ
یاد رکھو اگر کسی میں ۹۹ آثار کفر ہیں اور ایک اثر ایمان ہے تو
احناف کے نزدیک وہ شخص ضرور مسلمان کہا جائے گا فرنگی محل
جو ہمیشہ حنفیت کا مرکز رہا ہے اس کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے
چنانچہ ملامی مولوی عبد الماجد صاحب کے مشعلِ ہدیٰ مکرّم مولانا
عبد الباری صاحب قبلہ نے صحیفہ کو ایک مراسلہ تحریر فرمایا ہے
افسوس کہ صحیفہ نے خلاف مقصود ہونے کی وجہ سے شائع نہ کیا لہذا
اُس کی نقل ہدم کے لیے بھیجتا ہوں کیا یہ آجکل کے سخت جاہل بہدین
نیچرلوں کا گر طہا ہوا مسئلہ جسے انھوں نے اس لیے گر طھا کہ صد ہا کفر
کریں اور پھر مسلمان کے مسلمان بنے رہیں شدید کفر نہیں کیا اس میں
قرآن عظیم کی صریح تکذیب نہیں قال اللہ تعالیٰ یجلفون بالکفر

ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلاهم ان
 میں کتنے آثار اسلام تھے کلمہ طیبہ پڑھتے قسمیں کھا کھا کر رسالت کی شہادتیں
 دیتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتے ایک
 کلمہ کفر پر قرآن کریم نے حکم کفر لگا دیا۔

(۲۴) کیا حنفیہ کرام کا معاذ اللہ یہی مذہب ہے کہ ہمیشہ دن میں ۹۹
 بار مہادہ کے آگے گھنٹی بجایا کرے ڈنڈوت بجالایا کرے اور کسی وقت
 دو رکعت نماز بھی پڑھ لیا کرے اسے ضرور مسلمان کہا جائے گا لا الہ الا اللہ
 کہاں ایک کلمہ کے احتمالات اور کہاں ایک شخص کے مقالات و حالات اگر

اس کا بیان جلیل دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ متمید ایمان بآیات قرآن ملاحظہ ہو۔
 (۲۵) کیا علمائے فرنگی محل کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا انگریزوں کو تو ضرور
 مسلمان کہتے ہو گئے کہ ابرہم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور تورات
 و زبور و انجیل و حشر و نشر وغیرہا بہت سے عقائد اسلام کے قائل ہیں۔

(۲۶) وہ آپ کا عقیدہ بھی یہی بتاتے ہیں اور چنانچہ کہہ کر آپ کی
 تحقیق کا بھرم کھولتے ہیں کہ اگرچہ عبد الماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم و حضرت مسیح و حضرت مریم علیہما الصلاۃ والسلام اور خود قرآن عظیم
 و رب کریم کو سخت فحش گالیاں دیں مگر ہے تو کلمہ گو اس ایک اثر اسلام نے

وہ سب کفر و ہودے لہذا آپ نے فرمایا کہ اس کے کفر کا میں قائل
 نہیں اگر یہ آپ کا عقیدہ نہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ہرگز نہ ہو گا بلکہ
 ضرور اسے کفر خالص جانتے ہو گئے تو اس کفر پر آپ نے کیوں سکوت
 کیا خصوصاً آپ کے گھر کا تھا خصوصاً آپ کے خط کی متمید ہونے سے
 ناظرین کو حسب رواج آپ ہی کا یا کم از کم آپ کا مقبول معلوم ہوتا تھا

خصوصاً جگہ یہاں سے پہلی رجسٹری میں اس کا سوال بھی آپ کو کیا تھا کہ جو
 شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ۹۹ مغلطہ فحش گالیاں
 دے اور ایک بار رسول اللہ کے دو مسلمان ہے یا کافر اگر کافر ہے تو کیوں
 حالانکہ اس میں ۹۹ آثار کفر ہیں اور ایک اثر ایمان ہے۔ اس حجت پر آئے
 مسلمان جاننے والا کافر ہے یا مسلمان خط منسوب بہ مولوی سلامت اللہ
 صاحب میں اسے بھی الگ اڑا دیا کچھ جواب نہ دیا یہ سکوت علی الکفر و گواہی
 اشاعت کفر اور حقیقہ کرام و تمام علماء فرنگی محل اور خود اپنے اوپر ایسا
 شدید افتراء کفر شائع ہوتے دیکھنا اور خاموش رہنا زیادہ نہیں تو یہ
 ۱۱ نمبر ہوا طرفہ یہ کہ جتنے صاحب کافر مانا کہ مسلمان کو جو الوہیت و رسالت

کا مقرر ہو کافر کہتا خود اپنے لیے حلقہ کفر وسیع کرنا ہے (الی قولہ) ورنہ بڑے
 بڑے الزام کفر سے نہیں بچ سکتے اس کا آخر اگرچہ وہی آپ کی آواز
 ہے کہ جو اب باب فتویٰ ہیں ان کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جائے گی
 مگر اس کا اول بیچارے عبد الماجد پر بھی افتراء ہے وہ ہرگز رسالت کا
 مقرر نہیں بلکہ صاف لفظوں میں تمام رسولوں کی رسالت کا منکر ہے
 جو آپ کو پہلی رجسٹری میں بھی لکھ بھیجا تھا کہ اگر ایک شخص کا عقیدہ توحید
 کامل ہے اور ساتھ امور معیشت میں بھی اصول اعتدال و پاک بازی

کو ملحوظ رکھتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ وہ ان سب کے ساتھ ایک نائب
 الہی کی رسالت کا بھی اقرار کرے۔ اسنوس مولوی صاحب نے اس پر
 افتراء بھی کیا اور اسے کافر بھی کہہ دیا اور خود بھی کافر کو مسلمان ماننے کا کفر
 اور عدلیا اور یہ سب کچھ ان کے اپنے دھڑلے چھٹن ملا وجہ ہوا کہ الوہیت کا اقرار
 کیا ایک اثر اسلام کا فی نہ تھا اس کے تو اقوال کفر ۹۹ سے بہت کم گئے گئے

۹۱
 چھوٹا ایک مغلطہ
 نہیں اگر آپ اپنے
 جتنے صاحب تفسیر
 تفسیر اسلام کی
 سوا اس فرمایا ہیں

ہیں یہ ایک تو ۹۹ کو مٹا دیتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعالیٰ علیہ وسلم

۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۷) پھر خط منسوب بہ مولوی سلامت اللہ صاحب میں فرمایا کہ اس کو کافر بنانے سے زیادہ اہم امور اس وقت درپیش ہیں اسی میں ہے اس وجہ سے حضرت مولانا کو ان امور کی طرف توجہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ہر مذہب والا مسلمانوں کو غیبت و نابود کر رہا ہے کیا کٹار پور، کلکتہ، آرہ، شاہ آباد اور بیرون ہند کے واقعات پیش نظر نہیں پھر جو کچھ ایسے حاملان شریعت پیش خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواب دیں گے وہی ہمارا جواب عدم تکفیر عبد الماجد کا ہوگا ایسی فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا ہم مناسب نہیں خیال کرتے کیا خوب مسلمان کافر بنانا بھی آپ کے نزدیک اہمیت رکھتا ہے اگرچہ اس وقت اس سے زیادہ اہم امور درپیش ہیں۔ امید تو یہ ہے کہ آپ بھی اسے کفر سمجھتے ہوئے ورنہ شاید اسی اہمیت کے لیے تکفیر مرتد دفع کرنے پر باوصف ان مشغولیوں کے یہ کوشش فرمائی تاکہ قرآن و رسول کی عظمت نگاہوں میں ہلکی ہو کر مسلمان کافر بنیں کہ مسلمانوں کو کافر بنانا بھی اہم ہے۔ اُسے مسلمان تو خطما کے منسوب بہ مولوی سلامت اللہ صاحب مولوی صبغۃ اللہ صاحبان فرمائیں واقعہ یہ ہے کہ آپ سے سوال ہوتا ہے ایک شخص نے کلمہ گو ہو کر اللہ و رسول و قرآن عظیم کو سخت گالی دینا شروع کیا اس کی کلمہ گوئی کے دھوکے سے اور جاہل مسلمان خراب ہوتے ہیں اس میں کیا حکم ہے آپ فرمائیں تمہیں اللہ و رسول و قرآن پر گالیاں پڑنے کا غم ہے یہاں سلطنت ترک کی فکر ہے کہ اللہ و رسول و قرآن کی عظمت سے بہت اہم ہے ہمیں اللہ و رسول و قرآن کی بے حرمتی اور

اُس کی اشاعت سے مسلمانوں میں خرابی پھیلنے کی طرف توجہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ فرمائیے یہ جواب اسلام سے کتنا تعلق رکھتا ہے کیا یہ نمبر ۱۱۳ نہ ہوا۔

(۲۸) ہر باطل سے باطل تر کے فرض پر اللہ و رسول و قرآن کی عظمتیں (آپ کے نزدیک) ایسی ہی کم قدر سی کیا عید الماجد کی عزت سے بھی گئی گزریں کہ حمایت سلطنت سے وقت کتر کر اس پر سے دفع الزام کفر میں صرف فرمایا اور اللہ و رسول و قرآن عظیم کی حمایت کی طرف توجہ بھی محض غیر ضروری جانی کیا اس کا نام اسلام ہے یہ نمبر ۱۱۴ ہوگا۔

(۲۹) توجہ ضروری نہ ماننے پر خاک ڈالیں اللہ و رسول و قرآن عظیم کی عزت و عظمت کو صریح فضول بات اور اس میں وقت خرچ کرنے کو نصیب اوقات اور نامناسب کلمہ یا سائل کہتا ہے کہ دیکھو اللہ و رسول و قرآن کریم پر گالیاں پڑ رہی ہیں مسلمان بگڑ رہے ہیں آپ فرمائیں بڑی ہونگی ہمیں کیا غرض ہم فضولیات میں وقت ضائع نہیں کرتے یہ کوششی اسلامی شان ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کیا یہ صریح یقین کفر نہیں یہ نمبر ۱۱ تا ۱۱ ہوا۔

۱۲) اور کجا جواب تو آپ کو بارہا قرآن عظیم سے دیدیا گیا کہ لایکلف
 اللہ نفسا الا وسعها کیا آپ بھی واحد قہار کو یہی جواب دیں گے
 کہ اگرچہ لوگ کہا کیے کہ اس نے اللہ و رسول و قرآن عظیم کو گالیاں دی
 ہیں مگر مجھے اُس طرف توجہ کی قدرت نہ تھی کہ عزیز بھائی دوست کو
 لیونکر کافر کتنا اور تو فرما چکا تھا کہ لایکلف اللہ نفسا الا وسعها
 جس طرح آپ نے یہاں فرمایا ہے کہ واقعی ان میں دہشت و لامذہبیت

جلد اول و ثانی
نصابی و علمی

جل و علا علی شہد
تعالیٰ علیہ وسلم

جبل وعلی وعلی
تعالی علیہ وسلم
رحمہ

میں و علاؤ الدین
نقشبندی علیہ السلام
۱۶

جبل وعلی وعلی
تعالی علیه و سلم

جلد اولیٰ
اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم

جلد اولیٰ
اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم

مگر میں اس کو محسوس نہ کر سکتا ہوں یہ حق و باطل کا تسویہ نمبر ۱۱۹ ہوا۔
 (۳۱) اللہ و رسول و قرآن کریم کی حمایت عظمت سے اہم تر کیا جاتا
 تھا دشمنان اسلام سے انتقام اور اس پر کٹار پور، کلکتہ، آگرہ، شہنا
 کے مظالم جو ہنود نامسعود نے اسلام و مسلمین پر ٹوڑے یاد دلائے۔
 انتقام کیا لیا کہ انھیں بھائی بنالیا گرا دوست بنالیا دلی مخلص بنالیا
 ان کے پس رو ہو گئے انھیں رہنما بنالیا ان میں فنا ہو گئے اذالہ
 ۱۲۱ الیہ راجعون رہے انتقام وزبے اہم تری۔ کیا اب بھی اللہ
 رسول و قرآن عظیم سے شرم نہ آئے گی ان کی عظمت کو پیچھے تو اس
 ڈالا تھا کہ دشمنوں سے انتقام لیں گے اور ہوا یہ کہ ان کی عظمت کی طرف
 توجہ کی فرصت نہیں اس لیے ان کے دشمنوں کی غلامی و پس رو
 کرنی ہے لاجل و لا فقاہلہ باللہ یہ کتنا سخت نمبر ۱۱۹ ہوا حکم آپ
 بولتے جانیے۔

(۳۲) بارے مجھہ تعالیٰ یہاں یہ تو قبول کہ ہنود مسلمانوں کو نیست و
 نابود کر رہے ہیں ہر مذہب والا میں وہ بھی داخل ہیں اور کٹار پور
 کلکتہ، آگرہ، شاہ آباد کی نظیریں تخصیص بعد عیم۔ اب کدھر جائیں گی
 آپ کی اور مسٹر ابوالکلام و سائر لیاڈر کی وہ جابرانہ کوششیں کہ ہند
 لدیفقا تلو کم فی الدین ہیں ان سے خیاب برتاؤ کو قرآن عظیم منع نہیں
 فرماتا اور سب صاحبوں کا یہ جیلہ باطلہ کر کے قرآن کریم سے ہزاروں کول
 آگے بڑھ جانا بر سے و داد۔ و داد سے اتحاد۔ اتحاد سے غلامی و افتاد
 تک دوڑ جانا جتنے کہ مسٹر آزاد کا واحد قمار پر منہ بھر کر یہ افترا اٹھانا کہ
 ان کافروں سے محبت کرنا اسلام کا حکم ہے اذالہ باللہ و اذالہ راجعون

انما یفتقری الکذب الذین لا یؤمنون ۵ اب کہ آپ نے قبول
 دیا کہ ہر مذہب والا مسلمانوں کو نیست و نابود کر رہا ہے تو قطعاً کسی غیر
 مسلم سے موالات برتنے والا اللہ عزوجل کا مخالف اور اُس کے دشمنوں
 کا ساتھی اور بحکم قرآن فائدہ منہم کا مستحق و ذلک جزاؤ الظالمین ۵
 یہ کتنا بھاری عظیم و کاری نمبر ۱۲۰ ہوا حکم خود قرآن عظیم بتا چکا کہ فائدہ
 منہم -

(۳۳) میں یہاں یہ بھی لکھا کہ آپ کو جو رجسٹری اول ۲۶ - ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ
 کو یہاں سے گئی اُس میں سلام بلفظ السلام علی من اتبع الهدی تھا
 خط منسوب بہ ولوی سلامت اللہ صاحب میں اُس پر فرمایا جو تحریر آئی
 مسلم کی مسلم کی طرف نہیں معلوم ہوتی تھی اور غیر سے مخاطب فضول
 اللہ اکبر یا تو محض اس بنا پر کہ السلام علیکم کیوں نہ کہا مسلمانوں کو غیر
 کہنا اور قابل خطاب نہ جانتا یا ہندو مشرکوں میں یوں جذب ہو جانا
 مگر واقع نے اس کہنے کی گنجائش نہ رکھی مشرکین سے اتحاد منایا جا رہا
 ہے تو وہ غیر کہاں - غیر تو مسلمان ہیں کہ مباین کا متحد ضرور دوسرے
 مباین کا مباین ہے اور خود وہ فترہ بھی اسی پر دال تھا ظاہر ہے کہ اگر مسلم
 علی من اتبع الهدی مسلمان کا کلام ہے وہ اگر مسلم - سے مسلم کی طرف
 نہیں تو قطعاً مسلم سے غیر مسلم کی طرف ہے یہی مان کر غیر جان کر
 خطاب فضول سمجھا جس خواب کی تعبیر یہ اتحاد ہندو ہوا خطوط کی نسبت
 پہلے عرض کر چکا ہوں کہ لا تزد کا محل نہیں -

(۳۴) جناب اس نیاز مند پر کمال احسان فرما کر بلحاظ عہود ارشاد
 فرمائیں کہ صحیفہ و کن نے جو خط جناب کو عبد الماجد پر حکم شرعی لینے

کے لیے بھیجا تھا کیا اُس میں اُس کے کلمات ملعونہ بالفاظہ خصوصاً بوالہ
صفحات مکتوب نہ تھے یا اُس کے ساتھ کوئی فتوے تکفیر نہ تھا یا اُس
کے علاوہ اور جگہ بھی کسی تحریر میں کلمات بالفاظہ منقول نہ ملاحظہ ہو
تھے اگر تھے تو اُن صراح مفسرہ ناقابل تاویل کی نسبت قائل کا
حسب عادت کفار منافقین کہ یحلفون باللہ ما قالوا ولقد
قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلایہم معانی کفر مراد ہونے سے
مکرنا کیونکر مان لینے کے قابل تھا یہ اسلام و قرآن کے کس قدر خلاف
واقع ہوا۔ یا جانے دیجیے آپ جیسا اخباری آدمی دنیا میں وہ کچھ
اُس کے کلمات کا شور مچے اور آپ کے کان اس شہرت سے نا آشنا
ہوں کیف و قد قیل تو خبر واحد پر ہے اتنا اشتہار ہو یہ کچھ گہر و دام ہو
اور اُدھر آپ عادت کفار منافقین سے غافل نہیں کہ کفر کہتے اور
پوچھنے پر صاف مکتے ہیں پھر صرف اُس کے انکار ارادہ معافی پر
یقین لا کر نہ خود مطمئن ہو جانا بلکہ عام میں اُس کی برائت پھیلانا کہاں
تک جنر خواہی اسلام و مسلمین کا صریح مخالف ہوا آپ نے خیال
نہ کیا کہ مرتکب کا انکار مردود بلا وجہ تکذیب شہرت پر دلیل منقود
ہیں جو دیکھے یوں اُس کی برائت پر شہادت دیے دیتا ہوں اگر واقع
میں وہ شہرت حق ہوئی جیسا کہ حقیقت میں حق تھی تو یہ شہادت
جاہل مسلمانوں کو کیسا بے چہری ذبح کرے گی اگر باوجودی ملک کھانا
علم کے لیے نیچے اور لوگ اُس کی نسبت عینی شہادیتیں دیں کہ اس
میں نہ ہر بلاہل ہے نا واقع ایک شخص کی بات ماننے والے اُس کے
قول کے منتظر ہوں وہ زہر کی جانچ جانتا ہو مگر کچھ نہ کرے نہ اُن شہاد تو

پہکان دھڑے صرف اُس باورچی کے انکار پر اعلان دے کہ ہم نے
 ہر طرح تحقیق کر لی اس میں کوئی اثر نہ رہا ثابت ہوا کیا اُس کے دل میں
 اُن تینوں کی جان کی پرواہ ہے پرواہ ہوتی تو بے جا بیچ کبھی نہ کہتا نہ
 بے دلیل اُس شہرت کو جھوٹ جانتا کہ اگر سچ ہوئی تو اُنہوں کی جان
 مفت جائیگی مگر نہیں اُسے اُن کی جانوں سے کچھ غرض نہ تھی باورچی
 سے کبھی کی ملاقات نہ تھی اُس میں اتباع کی جانوں سے بے پرواہی
 زندگی کی بدخواہی تھی اس میں مسلمانوں کے مسائل
 سے بے پرواہی اسلام کی بدخواہی ہوئی یہ مسلم کا کام
 یا کس کا۔

(۳۵) (تفسیر معارف یہاں تو بہ گزشتہ کی آرٹیکلنا صحیح نہیں الماضی
 لایڈن کو وہ آپ کے خط مطبوع ہمد م ۲۔ جون پھر خط مطبوع بریلی
 سے منسوخہ منسوخہ منسوخہ ہو چکی ہے بنہایت ادب گزارش۔
 ایک غیر شخص کے حال تصور فرمائیے۔ مثلاً زید خرم و خرمیر کو حلال طیب
 بالاعلان کہہ چکا ہو مگر توں اُس پر مصر رہا ہو پھر احمد کے کہنے سے توبہ
 چھاپے کہ میں نے تو اسے کچھ کفر و ضلال نہ جانا تھا مگر احمد کے اعتماد
 پر توبہ کرتا ہوں اُس پر اُس کے ہم پیالہ و ہم نوالہ شورش و یورش
 کریں اُس پر چھاپے کہ ۵

تین تو اچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے
 دلو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
 ہم لوگ اختلاف تو اختلاف خلاف سے بھی بچتے ہیں ضعیف قول
 سے بھی بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں ہر کام میں ادھر ادھر کی پوچھ بائش

دین و شریعت میں طلب عزت حالانکہ اُن سے سائل نے بالکل الٹا سوال کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گالیاں دینے کے عوض عقلی طور پر حضور کی فضیلت ثابت کرنا لکھا تھا اب تو بفضلہ تعالیٰ آپ ہی کے یہاں تین مفتیوں نے عبد الماجد کو کافر و قابل قتل لکھ دیا فتویٰ جناب کا ملاحظہ فرمو وہ ہے پھر بھی نقل حاضر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ مجہول النسب بچہ کہنا اور یہ کہ توحید کے بعد کسی کو رسول ماننے کی کیا حاجت ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں بڑھا کر اپنے پیروں کی آزادی پامال کی ان اقوال کا قائل مسلمان ہے یا کافر بنیوا توجروا۔ محمد ابوالحسن مہدی مولوی فیض عام اسکول میرٹھ ۱۵۔ جنوری ۱۹۱۹ء یہ تینوں اقوال ملعونہ اُسی عبد الماجد کے فلسفہ اجتماع کے ہیں اُس کی پوری عبارتیں مع حوالہ صفحہ اکمل قرہ الواجد لتکفیر عبد الماجد میں ملاحظہ ہوں اب فرنگی محل کا جواب سنئے ہوا المصوب ایسا شخص اسلام سے خارج ہے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے احتراز واجب ہے اگر حکومت اسلامی ہوتی تو ایسا شخص نذر کیا جاتا ایسا شخص قابل گردن زدنی ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ محمد عبد المادی الانصاری غفرلہ اللہ الباری (مہر)

صحیح الجواب محمد عبد القادر الانصاری غفرلہ اللہ الباری۔

ہذا الجواب صحیحہ واللہ اعلم بالصواب حررہ الفقیر محمد ایوب غفر الذنوب (مہر) اب تو صاف کھلے لفظوں میں اُس کا کافر مرتد ہونا اُسی ہمدم میں چھاپیے جس میں آپ کا وہ خط چھپاؤ

کہ جن کی نگاہیں اُس حمایت کفر پر پڑی تھیں اُس کا رد بھی آپ ہی کے قلم سے دیکھیں کہ آپ حمایت کفر و اغوائے مسلمین کے موافقہ شدیدہ سے نجات پائیں ورنہ یقین جانئے کہ اِنما علیہک اثم الکفر الیسین سچ گزارش کر چکا اور پھر گزارش کہ حاشا تعیر تشنیع و تقریح مقصود نہیں بلکہ حق کی تسجیل و توثیق۔ کہ جتنا کہ بات کا پورا مال کامل تصویر میں نہ دکھایا جائے مبلغ حکم تک ذہن پہنچنے میں کمی کرتا ہے اور آپ رو کی اجازت فرما ہی چکے رو سے زائد ہرگز ہرگز کچھ مراد نہیں۔ یوں خیال فرمائیے کہ کسی دوسرے کے اقوال کا بیان ہے کہ نفس کا حصہ نہ شامل ہو ہمارے نفوس ہا یسے مفر کی کہاں کہ حق مَر کو شہد و درجہ ہیں اَلَا مِنْ رَحْمَانٍ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔ اور یہ کسی بار گزارش کر چکا ہوں کہ اپنے خیالات حاضر کرتا ہوں جو ناصواب ثابت ہویں فوراً اُسے کم کرنے کو تیار ہوں اللھم اِردنا الخ حقاً و اِردقنا اتباعاً و اِردنا الباطل باطلا و اِردقنا اِجتنا بہ اٰمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اٰبنہ الصّلوٰۃ و السلام و حزبہ اجمعین الی یوم الدین اٰمین و الحمد للہ رب العالمین۔

بحث دوم متعلق تکفیر خود و جملہ مسلمین

۳۶) اب جو یہ مکالمہ اس ماہ مبارک رمضان شریف سے شروع ہوا ہے مولے غزوہ جیل بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس ماہ مبارک کی برکت سے اُس کا انجام ہر طرح خیر فرمائے آمین اس کے خط اول ۱۶ ماہ مبارک میں آپ نے فرمایا یہ کہ میں نے اپنا

دیگر علماء کبار و سادات عظام و مسلمین کے ایمان کو برائے نام بتایا
 یہ مجھے یاد نہیں پڑتا۔ تحریر ہے تو کہاں۔ زبانی ہے تو کس سے
 جتنا یاد نہ آئے اپنے کو مرتکب کیسے سمجھ لوں گا اور توبہ کیونکر کروں گا یہ خط
 یہاں ۸ اکو آیا ۹ اکو میں نے جواب گزارش کیا اور آپ کے خط نہری
 ۱۳۲۴ بنام حضرت حامی سنت سید محمد میاں صاحب مارہروی
 وامت برکات تم کا پتا دیدیا کہ اُس میں تحریر تھا اب میں اپنا مسلک عرض
 کرتا ہوں کہ زمانہ لا یتقی من الاسلام الا اسمہ کا ہے اب آپ ہوں یا
 میں یا عبد الماجد یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ
 کے محفوظ نہیں بارے آپ کو بھولا یا د آیا کہ جو خط دوم ۲۲ ماہ مبارک
 میں فرمایا مجھے خیال ہے کہ جناب نے اسلام برائے نام لکھنے کا جو الزام
 دیا ہے وہ محمد میاں صاحب مارہروی کی تحریر سے شاید اخذ کیا ہو اگر
 جناب نے ایسا کیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ یہ اُس عبارت کا مقصد
 میں نے نہیں لیا ہے بلکہ میں نے کمال ایمان کی ندرت پر جو کچھ لکھا ہے
 وہ لکھا ہے مکر می نہ یہاں شاید کو دخل ہے نہ اگر کو نہ اصلاً اخذ کی جاتا۔
 آپ کے صاف صریح لفظ ہیں کہ زمانہ لا یتقی من الاسلام الا اسمہ کا ہی
 اس کا ترجمہ تو فرمائیے۔ حاصل ہی آیا یا نہیں کہ اب اسلام سے نام کے
 سوا کچھ باقی نہیں اس میں اور تمام موجودین زمانہ کا اسلام برائے نام
 میں تین بیسی اور ساٹھ ہی کافروں ہے یا کچھ اور پھر فرمانا کہ یہ اُس عبارت
 کا مقصد میں نے نہیں لیا ہے کیا ایسا ہی نہیں کہ یہ کلمے میں نے تمام
 اہل زمانہ کو خنزیر نہ کہا نہ میرا یہ مطلب تھا میں نے تو سویر کہا ہے
 قصور معاف یہ مکابرہ نمبر ۱۲۲ ہوا کیا سکا برہ سے توبہ فرض نہیں۔

کمال ایمان کی مذرت اگر بزم جناب متعلق ہے تو جناب کے فقرہ بالحد
سے کہ صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جائے
اسی پر خود آپ نے اپنے خط سوم میں بحث کی ہے کامل الایمان نہوتے
پر کون مسلمان بلکہ کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ یہ صرف نام کا مسلمان ہو
کیا ناقص الایمان حقیقتہً مؤمن نہیں ہوتا حقیقتہً مؤمن نہوتو یقیناً کافر
ہوگا کہ لا منزلة بین المنزلتین اور جب یقیناً کافر ہوا تو اسے ناقص الایمان
نہ کہے گا مگر کافر یا مجنون کہ کافر کو ایمان کامل خواہ ناقص خواہ ناقص سے
کیا علاقہ۔ اب تو آپ کو کھلا کہ آپ نے تمام علما و سادات و مسلمین اور
خود اپنے آپ کو منہ بھر کر کافر کہا پھر خط سوم ۲۶ ماہ مبارک میں آپ کا
فرمانا کہ مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے
جس سے احتمال کفر ہو صریح انکار آفتاب ہے کفر صریح موجود نہ ایک بلکہ
سخت ڈبل کروڑوں ڈبل کا ایک ڈبل کہ خود کافر اور تمام جہان کے مسلمان
سب کافر اور احتمال تک انکار ہے

خود اور تمام امت شہ کو کہو کافر پھر تمکو یہ دعویٰ ہو کہ میں کچھ نہیں کہتا
یہ کتنا بھاری نمبر ۱۲۳۳ ہوا۔

(۱۶۳) یہ فرمانا بھی اپنی تصریح سے سخت عجب ہے کہ جب تک یاد نہ آئے تو بہ
کیونکر کروں آپ کا ایک غلط آپ کے والد ماجد کا قدیم ملنے والا آپ سے کہہ رہا ہے
کہ آپ نے کہا ہے اور آپکو اس کا خلاف یاد نہیں تو ظن نہ سہی کم از کم
احتمال تو ہوا اور آپ ہمد ۲۔ جون میں فرما چکے کہ تو بہ احتمال خطا سے
بھی مشروع ہے پھر تو بہ کیونکر کروں کیا معنی۔ کیا تو بہ مشروع سے انکار
نمبر ۱۲۳۳ نہیں۔

(۳۸) مسلمانوں کا اسلام برائے نام بتانے پر خط سوم میں اپنے والد ماجد سے سند لائے تو کتنی نفیس - فرماتے ہیں میں نے برابر اپنے جدِ اعظمِ محمد مکرم اور والد ماجد قدس سرہما سے سنا کہ فرماتے تھے یہ زمانہ پُر آشوب ایسا ہے کہ جو اپنا ٹوٹا پھوٹا ایمان لے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ باوا کا وقت پھر غنیمت تھا اب تو مسے ایمان کالے کے چلا جاوے تو بہت غنیمت ہے مگر می ہزار حیف کہ آپ جیسا ذی فہم اور مضر و مفید میں اصلاً تمیز نہ ہو ذرا اپنا ہی لکھا پھر پڑھ لیجیے وہ مسے ایمان فرماتے تھے یا نرا اسم ایمان - میں اگر اس کو آپ کی جلد بازی پر محمول نہ کرتا تو یہ نمبر ۱۲۵ ہوتا۔

(۳۹) آگے چلکر اس سے بڑھکر عجیب کارروائی فرمائی جسے دیکھ کر عقل و انصاف انگشت بدنداں رہ جا میں ایک طرف اپنی عبارت خط نمبری ۱۳۲۲ لکھی اور اُس کے مقابل میں نے جو ۱۰۱ امور سے توبہ مانگی اُن کے امر و موم کی اور فرمایا بالمتقابل دونوں عبارتیں تحریر کرتا ہوں امید کہ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے۔

اب چاہے آپ ہوں یا میں عبدالمجاہد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صاوق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جاوے عبدالمجاہد زندیق ہیں تو مدعیان تقوی و مجددیت جن کا ادنے خادم میں بھی ہوں کب

اکابر سادات و علما و جبہ مسلمین زمانہ کا اسلام برائے نام بتانا اور اُن میں اور کفار میں امتیاز نہ ماننا کفر ہے اور اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے۔

صدیق ہیں۔

عبارت خود و کلام فقیر بالمقابلہ دکھا کر انصاف طلب فرماتے ہیں کہ دیکھ
تو نے سب سلمانانِ زمانہ کا اور خود اپنا اسلام برائے نام بتانے کا
الزام ہم پر رکھا وہ ہماری عبارت میں کہاں ہے اور اپنی عبارت یہاں
سے شروع کی اب چاہے آپ ہوں یا میں اور اس کے متصل ہی اوپر
کا فقرہ جس میں اصل مطلب تھا الگ اڑا دیا کہ اب میں اپنا مسلک
عرض کرتا ہوں کہ زمانہ لایق من الاسلام الا اسمہ کا ہے اب چاہے
آپ ہوں یا میں الی آخرہ ۱ فاللہ ۱ فاللہ رجوع ۲ فاللہ ۱ فاللہ
الیہ رجوع ۲ فاللہ ۱ فاللہ رجوع نزاکت طبع کا خوف ہے
اس سے زیادہ کچھ نہ کہو گا کہ یہ نمبر ۱۲۵ ہوا اور بہت سخت و بیسیں ہوا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۴۰) خط دوم ۲۲ ماہ مبارک میں فرمایا اب غور کے بعد یہ خیال آیا ہے کہ
اُس سے اس طرح توبہ کر سکتا ہوں کہ عبارت اپنی لکھوں اور اُس کے بعد
لکھوں کہ اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ جو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے
تحریر فرمایا ہے تو میں اس سے بصدق دل توبہ کرتا ہوں۔ عبارت اپنی
لکھی توبہ لکھی اور غور کے بعد اس خیال تک پہنچے تھے کہ اس مطلب کا
احتمال ہے چار دن بعد وہ غم بھی اُصبح ماؤکد غم ہو گیا کہ خط سوم
میں فرمایا مجھے اب بھی انکار ہے کہ کہیں احتمال ہو جیسا با احتمال نہیں آپ
دیکھ چکے کہ یقینی قطعی صاف صریح ہے یوں توبہ فرمائیے کہ بیشک میں نے
اپنے آپ اور تمام امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافر کہا تھا
اس سے توبہ کرتا ہوں اور بصدق دل اسلام لاتا ہوں۔

(۴۱) میں نے اپنے خط اول ۱۹ ماہ مبارک میں اپنے دل سے ایک
 سچی بات جیسی بفضلہ تعالیٰ ایک پابند صدق و انصاف کو چاہیے گزارش
 کی تھی کہ خدا بخواسے آپ کے قلب میں یہ نہ تھا کہ نہ آپ مسلمان ہیں
 نہ دنیا میں کوئی سب کا اسلام برائے نام ہے بلکہ ایک غصہ کی بات
 تھی کہ قلم سے نکلی ہاں یہ ضرور ہے کہ غصہ یا تنگدلی ایسی بات کا حکم شرعی
 زائل نہیں کرتے فقیر کا صدق اخلاص ملاحظہ ہو کہ اس نے جناب کو
 عذر کی راہ بتائی خط سوم میں فرمایا میں عرض کرتا ہوں کہ طیش شرعاً بھی
 عذر ہوتا ہے یا نہیں اگرچہ غصہ عذر نہ ہو جو اباً گزارش طیش کہ عقل تکلیفی
 داخل اور آدمی کو نرے مجنوں میں داخل کر دے ایسے لفظ میں عذر ہو
 ہے مگر اس کے ثبوت کو شرعی گواہان عادل درکار کہ اس وقت یہ شخص
 زاپا گل تھا اور ایک صورت حلف و عادت معروفہ معہودہ کی ہے جسے
 یہاں سے تعلق نہیں جنون پر شہادت عادلہ درکنار یہاں بطور علامہ
 بحر العلوم نفس عبارت ثبات عقل پر دلیل آشکار شرح فقہ اکبر میں فرماتے
 ہیں طول عبارت کہ امنت انه لا اله الا الذی امنت به
 بنو ۱۲ سر ۱ بیٹل و ۱ فامن المسلمین ۵ شاہدست بر آنکہ در حال ثبات
 عقل بود جب ملک العلماء ان چودہ پندرہ لفظوں کو طویل عبارت اور
 ثبات عقل پر شہادت بتاتے ہیں تو آپ کا صفحہ بھر کا خط نمبری ۱۳۲۴
 یا جانے دیجیے اتنی ہی سطر میں کہ اب اپنا مسلک عرض کرتا ہوں کہ نہ
 لایق من الاسلام الا اسمہ کا ہے اب چاہے آپ ہوں یا میں یا
 عبد الماجد یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے
 محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز

کیا جاوے عبد الماجد ز ندیق ہیں تو مدعیان لقوے و مجد ویت ہیں
 اونے خادم میں بھی ہوں کب صدیق ہیں قول انا مومن حقا اگر میرے
 ایمان کی حقیقت ہے تو میں قول میں ایماندار ہوں بلاشبہ دوسرے
 کے بھی ایمان کی تحقیق ہوگی ورنہ ۵

ریا حلال شمار ند و جام بادہ حرام زہے طریقت ملت نہ ہے شرعیہ کیش
 عبارت فرعون سے دس گنی ہیں یہ اُس سے دس حصے زائد دلیل
 ثبات عقل ہونگی مگر یہ کہیے نفس طول کافی نہیں مجنوں تو گھنٹوں بکا
 کرتے ہیں طول عبارت عاقلانہ چاہیے وہ فرعون کی عبارت تھی اور
 یہ طویل خط مجنونانہ ہذیان تو البتہ جواب ممکن ہے بہر حال ہرچہ ہاش
 اگر آپ اتنا ہی اعلان فرمائیں کہ واقعی میں تے اپنے آپ اور تمام امت
 مرحومہ کو کافر تو کہا لیکن بحالت طیش کہا اُس وقت میری عقل بالکل
 زائل تھی اور میں مجاہدین میں شامل تو نیاز مند اسی پر قناعت کر لے گا یہ
 عذر تو خود جناب ہی کا بتایا ہوا ہے اس کے اقرار میں عذر کیا ہے۔

(۴۳) آگے آپکا فرمانا مگر یہ تو اُس وقت ہے کہ بجز اُس احتمال کفر کے
 کوئی احتمال میری عبارت کا ہو ہی نہیں ہو سکتا حالانکہ وہ احتمال کفر ایسا
 بعید ہے کہ نہ مفہوم عبارت اُس پر دلالت کرتا ہے نہ مصداق نہ
 سیاق نہ سباق پھر اُس احتمال کے اوپر محول کرنا عبارت کا اور صریحی
 اور صاف موافق نیت و اعتقاد کے جو احتمال ہو اُس پر نہ محول کرنا اُس
 کی کیا وجہ ہے وجہ تو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ آپ کی عبارت معنی کفر
 میں صاف صریح ہے اسے فرمانا کہ احتمال کفر پر نہ مفہوم عبارت وال
 ہے نہ مصداق تصور معاف صریح عناد ہے اور کامل شقاق یہ نمبر ۴۳

(۴۳) آپ کی عبارت کہ زمانہ لایق من الاسلام الا اسمہ کا ہے اس کا
 سیاق تو کچھ ہے ہی نہیں اور سیاق اُس معنی کفر پر جبری کامل ہو
 وہ یہ ہے صادق العیار مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز کیا جاوے
 اس میں آپ صدق کی نفی فرما رہے ہیں نہ کہ کمال کی صادق کا مقابل
 کاذب و باطل ہے نہ کہ ناقص و نا کامل - سونا لکنا ہی ناقص ہو مگر ہر
 سونا معیار اُس کے دعویٰ ذہبیت کی تصدیق ہی کر لگی اُسے سونا ہی
 بتائے گی اگرچہ کم درجہ کا تو یقیناً صادق العیار ہوا ہاں پتیل اگر اپنے
 آپکو سونا کہے تو معیار اُس کی تکذیب کر دیگی وہ کاذب العیار ہوا آپ فرماتے
 ہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں تو ضرور سب کاذب العیار ہوئے تو
 اصلاً مسلم نہ ہوئے نہ کامل نہ ناقص ورنہ ضرور صادق العیار ہوتے اگرچہ
 کامل العیار نہ ہوتے اور کیا تمام امت مرحومہ کو کافر کہنے کے سر پر سینک ہوتے
 ہیں آپ کی سمجھ میں نہ آیا کہ کامل و ناقص دونوں ایک حقیقت کے فرد ہوتے
 ہیں اور کاذب اُس حقیقت سے یکسر خارج یوں فہم شریف میں نہ آئے
 تو صیابا شریف میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ملاحظہ
 العاصون من امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنون حقا
 ليسوا بكافرين ويكفيهم هرف ومومن كو صادق العيار بتا يا اگرچہ کیسا ہی گنہگار
 ہو تو کاذب العیار نہیں مگر کافر اب تو آپکو کھلا کہ آپ کافر مانا جناب نے جو
 عبارت میری نقل کی ہے اُس میں نفی کمال ایمان کی ہے نہ کہ اصل ایمان
 کی قصور معاف صریح عناد ہے یہ نمبر ۱۲۷ ہوا -

(۴۴) پھر فرمایا مانا کہ احتمال کفر بھی ہو جی احتمال نہیں قطعی یقینی صریح تو یہ
 عرض ہے کہ میری عبارت میں احتمال کمال ایمان کی نفی کا کیا ہو ہی نہیں سکتا

جی بیشک اس کی گنجائش ہی نہیں اگر ہو سکتا ہے تو اس احتمال کو مقدم نہا
 چاہیے اور جب نہ ہو سکتا ہو تو کیا چاہیے علاوہ بریں محض بروجہ بعید طریقہ
 ہو سکتا طریقہ بعید مسئلہ من خدایم وغیرہ دیکھنا چاہیے نہ کہ سرے سے وہ
 متروک ہو گیا جی نہیں متروک نہ ہوا متروک تو جب ہو کہ اس کا وجود ہی
 ہو مجھے اب بھی انکار ہے کہ میں نے کہیں بھی ایسی عبارت لکھی ہے جس سے
 احتمال کفر ہوا انصاف فرمایا تو اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ انکار اقرار سے
 بدل جائیگا نہیں نہیں اب بھی انکار ہوگا مگر اب یوں کہ احتمال کفر نہیں
 صریح کفر ہے۔

(۴۵) اب آپ کو اپنے اب وجد کے اُن الفاظ کا مطلب کھل گیا ہوگا اور
 نہ کھلا ہو تو مجھ سے سینے اصل ایمان تصدیق یا تصدیق مع الاقرار ہے یہی
 ایمان کا مسمے ہے اعمال اس کے محسنات ہیں پھر اگر سب صالح ہوں تو
 یہ اعلیٰ درجہ کمال اور مرتبہ صدیقین و متقربین بارگاہ جلال ہے اور اگر
 بعض حسنہ بعض سیئہ تو جتنے سیئات زائد نقصان زائد مگر نفس ایمان میں
 خلل نہیں و اخرون ۲ عتروا یدن نو بہم خلطوا عملا صلحا و اخر
 سینا عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم ۵ آپ کے
 دادا صاحب نے اسی کو ٹوٹا پھوٹا ایمان کہا اور اگر عمل صالح اصلاً نہ ہو اور
 تصدیق و اقرار برقرار تو اب بھی ایمان کا مسمے بحال ہے صحیحین میں حدیث
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو یاد ہوگی کہ حضور شفیع المذنبین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین جنت میں اُن مسلمانوں کے
 لیے شفاعت کریں گے جو ابھی نار میں ہیں اور نماز روزہ حج ادا کرتے تھے
 ارشاد ہوگا اپنے مشناسوں کو نیک لوگوں کی طرح کھائیں گے یہ عرض

کرینگے اب ایسا اُن میں کوئی نہ رہا ارشاد ہوگا جاؤ جس کے دل میں مشغال
 بھر بھلائی پاؤ نکال لو وہ ایسی مخلوق کثیر نکالیں گے پھر رب العزّة فرمائیں گے
 جس کے دلیں آدھی مشغال بھلائی پاؤ اُسے نکال لو وہ ایسی خلق کثیر
 نکالیں گے پھر فرمائیں گے جس کے دلیں ذرہ بھر بھلائی پاؤ اُسے نکال لو وہ
 ایسی خلق کثیر نکالیں گے پھر عرض کریں گے ربنا الحمد لہ فیہا خیرا اے
 ہمارے رب ہم نے جہنم میں کوئی کسی طرح کی نیکی والا نہ چھوڑا کرم و رحمت
 والا فرمائے گا۔ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَتِ الْبَنَاتُ وَلَمَّا بَلَغَ الْأَرْحَامُ
 الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَتَهُ مِنَ النَّارِ فَيَخْرُجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا
 قط ملکہ نے شفاعت کی اور ابنیا نے شفاعت کی اور مومنین نے
 شفاعت کی اور نہ باقی رہا مگر الرحمہ الراحمین یہ فرما کر ایک مٹھی جہنم سے
 لیگا اس میں اُن لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا۔
 دیکھیے عمل بالکل مفقود اور ایمان کا مسمے اُن میں موجود اسے آپ کے
 والد صاحب نے کہا تھا آپ سمجھے کہ اوپر سے تنزل ہوتا چلا آیا ہے
 ہم بھی تنزل کریں لہذا سرے سے ایمان کا مسمے ہی اُڑا دیا اور خالی نام
 پر التفک کی یہ صریح مخالف قرآن و اسلام ہوا۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا
 ہوں کہ حاشا للہ تشبیع مقصود نہیں بلکہ محض دوستانہ مخلصانہ آپ کو
 آپ کی حالت کا آئینہ دکھانا آپ اپنے والد صاحب اور دادا صاحب
 کی معمولی گفتگو کا تو مطلب سمجھ نہ سکے اور ملک العلماء بحر العلوم کی قائم
 مقامی کا ادا فرمایا اس سے توبہ چاہیے یہ نمبر ۱۲۸ ہوا۔

(۳۶) آپ فرماتے ہیں ایک مدت سے ایسے افعال اہل اسلام میں
 رائج ہیں جو کفر ہو سکتے ہیں مگر اُن پر حکم کفر کا کبھی اگلوں نے نہیں کیا یہ

کیا اُن میں صرف احتمال کفر تھا تو علما کیوں تکفیر کرتے کہ صرف احتمال تکفیر نہیں مگر آپ کے قول مذکور میں تو احتمال نہیں قطع و یقین ہے کہ آپ کو کیا فائدہ اور اگر یہ مراد کہ قطعی یقینی کفروں پر اگلوں نے کفر نہ کی تو یہ محض غلط ہے اور وصایا سے امام و فقہ اکبر شریف سے درجہ وردا المختار تک کتب ائمہ و علما اس کے بطلان پر شاہد۔

(۴۷) پھر فرمایا یہاں مراد وہی کافر ہیں جو اہل اسلام میں داخل

اور مدعی اسلام ہیں نہ مطلقاً کفار اس پر لفظ جن میں سے دلالت کرتی ہے قطع نظر اس سے کہ مطلقاً کا لفظ میرے کلام میں بھی نہ تھا آپ پر تو مطلقاً یقیناً لازم جب سب کاذب العیار ہیں تو سب قطعاً کفار ہیں پھر کون سے کافروں سے اُن کا امتیاز ممکن۔ امتیاز ہوگا تو جیسا باہر کفار میں ہے نصاریٰ الگ یہود الگ مجوس الگ آپ کے ہنود الگ یہو ہیں امتیاز ان میں ہوگا قادیانی جدا و بلابی جدا رافضی جدا گاندھوی جدا مگر ہیں سب لہ واحدہ۔

(۴۸) معہذا اس جنم کے آپ کو کیا فائدہ دیا یہ کفار جو اہل اسلام میں داخل اور مدعی اسلام ہیں ظاہر ہے کہ جب کافر ہیں صورتہ داخل اور ادعائے اسلام میں کاذب و مبطل ہیں تو مرتد ہوئے کہ دنیا میں انجبت اقسام کفار ہیں جب باقی مسلمانوں کو ان سے کوئی وجہ امتیاز نہیں تو وہ بھی سب مرتد ہوئے وہی آتش تو کا سے میں رہی اور بالآخر اُن کے اسلامی وضع بنانے اور کلمہ طیبہ بلکہ قال اللہ قال الرسول سنانے بلکہ براہِ ریا و اغوا اپنے آپ کو ہادیان و مصلحان قوم میں گناتے کے سبب مسلمانوں میں سے اُن کا امتیاز آسان نہ ہو تو اس میں مسلمانوں

کیا قصور ہے یہ حالت تو ایک زمانے تک خلط منافقین سے عہد رست
میں رہی جسے فرماتا ہے وما کان اللہ لیدر المؤمنین علی ما افسم
علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب قصور معاف کچھ بھی سمجھ کر ہی یا کچھ
الفاظ غفین کا محصل ذہن شریف میں بھی نہ تھا۔

(۴۹) پھر فرمایا کیا جناب اس امر کے مدعی ہیں کہ کمال ایمان جناب کا
اس حد تک ہے جس حد تک حضرت صدیق اکبرؓ کو حاصل تھا اور
جب کمال نہیں ہے تو نفی کمال کی ہوگی عاشا مجھے تو اس کا ادعا نہیں
نہ یہاں نقص و کمال کا ذکر مگر جناب اپنی فرمائیں آپکا وہ خط کہ مولوی
ریاست علی خاں صاحب رجب میں لائے جس میں قلم اُن کی تھی
اور زبان آپ کی جس میں آپ نے بصیغہ حصر انا المؤمن حقا فرمایا
بجہ تعالیٰ وہ زمانہ گزر گیا اب عہد توبہ و عہد ہے اب فرمائیے کیا
جناب کا کمال ایمان اُس حد تک ہے جس حد تک صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تھا اور جب کمال نہیں تو اپنے طور پر صادق العیار نہ ہو
اور جب صادق العیار نہ ہوئے کاذب العیار ہوئے اور جب کاذب العیار
ہوئے منجملہ کفار ہوئے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۵۰) فقیر تو مقام نصیح و خیر خواہی میں ہے آپ نے صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک کے ساتھ رضا لکھا ہے علمائے ائمہ
سخت محرومی و بے برکتی بتایا ہے اس سے ہمیشہ احتراز رکھیں پورا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا کیجیے۔

(۵۱) یہ عجیب منقول ہے کہ جب اُس حد کمال ایمان ہو جو حضرت
سید الاولیاء الاولین والآخرین امام المصدقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و عنہم میں نفی تو کمال ایمان ہی نہیں یوں تو ایمان صدیق تمام امت کے
کے ایمان سے ارجح ہے لو وزن ایمان ابی بکر یا ایمان امتی لرجح ابی
ابی بکر تو فاروق اعظم و عثمان ذی النورین و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم سب معاذ اللہ ناقص الایمان ہوئے یہ نمبر ۱۲۹ ہو اغرض ایک
حرف سمجھ کر نہ فرمایا۔

(۵۲) پھر فرمایا نفی کمال اور نفی اصل ایمان میں بہت فرق ہے جی
اسی لیے تو جناب کا وہ کلمہ کفر ہوا کہ جناب نے تمام امت مرحومہ کو
کاذب العیار اور برائے نام مسلمان ٹھہرا کر ان سب سے اصل ایمان
کی نفی کی اور یہ کفر ہے۔

(۵۳) بلکہ خط نمبر ۱۳۲۴ میں جناب نے اس سے بھی بڑھ کر بلند
پر وازی فرمائی ہے یہاں تک تو یہی تھا کہ جو صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے برابر کامل الایمان نہو ناقص الایمان ہے وہاں یہ اشعار
فرمایا ہے کہ جو صدیق نہیں زندیق کے مساوی ہے فرماتے ہیں عبدالمجید

زندیق ہیں تو مدعیان تقویٰ و مجدویت جن کا اونے خادم میں بھی ہوں
کب صدیق ہیں گویا آپ کے نزدیک صدیق و زندیق میں واسطہ
نہیں اور جو صدیق نہیں کافروں سے اس کا امتیاز نہیں ہو سکتا اب
فرمائیے آپ اپنے زعم میں صدیق ہیں یا زندیق یہ نمبر ۱۳۳۰ ہوا۔

(۵۴) پھر فرمایا قول انا مؤمن حقاً اگر میرے ایمان کی حقیقت ہو
تو میں قول میں ایماندار ہوں سے بلاشبہ دوسرے کے بھی ایمان کی
تحقیق ہوگی ورنہ سے

ریاحلال شمارند و جام بازہ حرام
زہے طریقت ملت زہے شریعت کیش

قصہ محاف آپ اپنے اُسی نشے میں ہیں کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان
 ہیں کس نے کہا تھا کہ جس نے زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہہ دیا
 مسلمان ہو گیا اسی کے رد کو تو آپ سے کہا جاتا ہے کہ امثال عبد الماجد
 کو کافر کیے اور جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے اُسے
 کافر کیے اگرچہ لاکھ اپنے آپ کو مؤمن حقا کہتے ہیں کہ خلاف واقع حکایت
 کوئی عاقل نہیں مانتا۔ ہاں آپ کے یہاں ایسا ہی ہے ولہذا باوجود
 ان شدید کفروں کے عبد الماجد جیسے کافر کو صرف زبانی اقرار توحید و
 رسالت کے زعم پر مسلمان کہا گیا۔ نہیں نہیں بلکہ آپ کے یہاں یہی
 کہ جو شقی صاف انکار رسالت کرتا ہو کلمہ طیبہ کا بھی قائل نہ ہو اُس کے
 لیے اقرار رسالت اپنی طرف سے ملا کر اُسے مسلمان کر دیا۔

ملاحظہ ہو نمبر ۲۶ -

(۵۵) شعر خوانی کا جناب کو بڑا شوق ہے ایک شعر اپنی شان میں
 وہ پڑھا تھا کہ

عمریکہ بایات واحدیت گزشت رفتی و نثاربت پرستی کردی
 دوسرا شعر وہ توبہ شو پڑھا کہ

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے دل کو قاتل کے پڑھا نا کوئی ستم سیکھ جائے
 تیسرا اب یہ پڑھا یعنی آپ کے نزدیک مرتدین کفار اور مسلمان گنہگار برابر
 ہیں مسلمان اگر کافر پر کفر کا اعتراض کرے تو اُسے شہرے ہیں کہ آپ
 تو گناہ کا مرتکب اور دوسرے کے نفس سے مجتنب پھر اس بنائے کفری پر
 دین و شریعت و طریقت و ملت مسلمہ کی بجائے آپ ہی فرمایا کہ کفر
 تک پہنچتی ہے یا صرت گناہ قبیح یہ نمبر اس کا جواب

(۵۶) لکھنؤ صاحب عبد الماجد حبیبی کا فر اکفر اسے اور حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر علماء و مسلمین سب کو ایک پتے میں رکھنا کہ اب چاہے آپ ہوں یا میں عبد الماجد ہوں یا مولوی احمد رضا خاں صاحب سب اثر سے زمانہ کے محفوظ نہیں صادق العیار مسلم کہاں ہیں یہ ان آیات کریمہ کا صریح رد ہوا یا نہیں؟ فنجعل المسلمین کالجرامین ۵۰ مالکم کیف تحکمون ۱۵ لکم کتب فیہ تدرسون ۱۵ ان لکم فیہ لما تخیدون ۱۵ لکم ایمان علینا بالغتالی یوم القيمة ۱۰ ان لکم لما تحکمون ۵ یہ نمبر ۱۳۲ ہوا۔

(۵۷) یہ خط تو یقیناً بار بار اُس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد لکھا صحیفہ نے ضرور اطلاع دی یہاں سے حبتری اول میں منقول ہوئے حضرت حامی سنت سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم نے جن کے جواب میں آپ نے یہ خط لکھا ہے قطعاً بہت تفصیل سے ذکر فرمائے جسے آپ اسی خط کے ابتدا میں لکھتے ہیں کرامت صحیفہ صادر ہو یا تحریر طویل تکفیر کی موصول ہوئی اور اس خط سے ۱۷-۱۸ دن پہلے وہ استفتا آپ کے یہاں جا چکا تھا جس کی نقل نمبر ۳۵ میں گزری یہ سوال ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء کو آپ سے ہوا اور وہ خط دوسری فروری ۱۹۰۷ء کو آپ نے لکھا استفتی ثقہ نے بیان کیا کہ اُس نے پہلے آپ کے سامنے پیش کیا اور سب احوال کہا آپ نے ترک فتوے نویسی کا عذر کیا اور مفتیوں سے لکھوا دیا اُس میں جو اقوال ہیں ان میں ڈوک کی اطلاع میرے یہاں سے آپ کو پہنچ چکی تھی حبتری اول میں تھا آج بعض احباب نے ۲۸ ستمبر کا پرچہ ہمد م جس میں آپ کا خط چھپا ہے بھیجا اگرچہ اُس میں ہے کہ میں نے ہر طرح سے

تحقیق کی پھر بھی یہ احتمال بعید رہا کہ شاید ان عبارات فلسفہ اجتماع پر اطلاع نہ ہوئی ہو جو صحیفہ میں طبع اور اکمل قرالواجد میں شائع ہوئیں نزاکت طبع کے لحاظ سے بتدریج استفسار کیا جاتا ہے (۱) جو شخص سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو کہے بیت اللحم میں ایک مجہول النسب بچہ پیدا ہوتا ہے جس کی والدہ کی عصمت کو اس کے اہل وطن مشکوک نظر سے دیکھتے ہیں اس نے جیسے علیہ الصلاۃ والسلام کو گالی دی یا نہیں وہ مسلمان ہے یا کافر جو اسے مسلمان کہے خود مسلمان ہے یا کافر۔ پھر دوسرا سوال ہے جو نمبر ۲۶ میں منقول ہوا یہی دونوں سوال استفتاء فرنگی محل کے بھی سوال اول و دوم تھے بار بار اطراف و اقطار سے مطلع ہو کر پھر حضرت ممدوح کو وہی جواب لکھنا کہ عبد الماجد نے میرے روبرو اپنی برارت کی کونسا دین ہے۔

(۵۸) اور تمام خرابی بصرہ کے بعد خط سوم میں مجھے لکھنا کہ یہ ملحوظ رہا کہ عبد الماجد کو مؤمن فرض کر کے لکھا ہے سبحن اللہ ایسے اکفر کو مؤمن فرض کر کے مسلمانوں کے مساوی رکھنا اور اس کی خاطر تمام مسلمانان عالم کو کاذب العیار اور برائے نام مسلمان کہنا اور یہ کہ وہ زندیق ہے تو اور کون صدیق ہے کس قدر اشد عناد و لداد اور اجبت حمایت ارتداد ہے یہ نمبر ۱۳۳ ہوا۔

(۵۹) آگے فرمایا آپ کو اہانت علما کا پاس ہے میں تو ہین اسلام ہو رہی ہے اس کی فکر میں ہوں۔ سبحن اللہ تو ہین اللہ و رسول و قرآن عظیم کی آپ نے بہت فکر کی صاف لکھوا بھیجا ایسی فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا ہم مناسب نہیں خیال کرتے تو ہین اسلام کیا کوئی

اور زالی چیز ہے اور توہین علم کیا توہین اسلام نہیں ذرا فقہ و حدیث دیکھے
یہ نمبر ۱۳۴ ہوا۔

(۶۰) میں نے آپ کی ان عنایات کا کلمہ کبھی نہ کیا اور با آنکہ آپ کے اخط
نمبری ۱۳۴ کے اقوال بار بار د کے لیے نقل کیے ان الفاظ کو کبھی زبان قلم
پر نہ لایا کہ مدعیان تقویٰ و مجددیت کب صدیق ہیں ۵

ریاحلال شمارند و جام بادہ سرام زہے طریقت ملت ہے شریعت کیش
آپ نے خود ہی خط سوم میں اس کی نقل چھپی کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ میں نے
اپنی زبان یا قلم سے کبھی اپنے آپ کو مجدد و مجدد متقی بھی کہا یا لکھا ہے میرا
تو مطبوعہ دستخطوں میں جا بجا دیکھے گا کتبہ عبیدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے رب عزوجل کے کرم اور
میرے بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے اگر علمائے عرب و عجم نے
مجدد و امام کہا اور لکھا تو اس میں میری کیا خطا تو مجھے مدعی تقویٰ و مجددیت
کہنا مسلمان پر ناحق افترا ہوا یا نہیں یہ نمبر ۱۳۵ ہوا۔

(۶۱) جناب والا تو اپنے دستخطوں میں اپنے قلم سے اپنا عظیم ادعائی لقب
قیام الدین لکھتے ہیں اس خط دوم ۲۲ ماہ مبارک میں بھی تحریر فرمایا ہے
فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ۔ انصاف کیجیے تو یہ تو مجدد
بھی بھاری لقب ہے ردالمحتار وغیرہ میں دیکھیے کہ فلان الدین بنی والوں
پر کیا کچھ قیامت قائم فرمائی ہے یہ آیہ کریمہ فلا تزکوا أنفسکم ہوا علم
بمن اتقی ۵ کی کیسی صریح نا فرمائی ہوئی یہ نمبر ۱۳۶ ہوا۔ پھر آپ تکب
ہونا اور التا دوسرے پر اس کا غلط الزام رکھنا آیہ کریمہ ومن یکسب
خطیئۃ ۱ و ۲ ثا ثیر م بہ بر یا عقلا ۱ حتمل بہتانا و ۱ ثا مبینا ۵

میں داخل ہونا ہوا یہ نمبر ۱۳ ہوا۔

(۶۳) اُس افتراء کے ادعاے تقویٰ و مجددیت پر صبر آسان تھا مگر آگے آپ حضرت سید صاحب ممدوح دامت برکاتہم سے گزارش کرتے ہیں آپ علمائے کرام کی عظمت کے درپے ہیں وہ اپنے کردار سے عظمت اسلام میں رہے ہیں علمائے کرام پر یہ افتراء شدید ضلال بعید ہے جلد ثبوت دیجیے ورنہ اُسی حدیث یحبسون فی طینۃ الخیال کی فکر کیجیے یہ نمبر ۱۳ ہوا۔

انہیں باسٹھ پر بس کر دیں کہ بس کے بعد یہی ہیں اللہ بس باقی ہو س اُس سے سوال ہے کہ مجھے اور آپ اور سب اہلسنت کو حق پر جمع کرے حق پر رکھے حق پر مارے حق پر جلائے آپ کو استقامت توبہ کی توفیق عطا فرمائے اس فقیر کو توبہ صادقہ کی توفیق بخشے اَنہ ولی ذلک والقدر علیہ علیہ توکلت و انیب الیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی نذر عرشہ و طراز مملکہ و عروس مملکتہ و امام حضرت سیدنا محمد و عترتہ و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ و امتہ قد رزقہ و رحمۃ و بارک و سلم ابد الا بدین و الحمد للہ رب العالمین۔

عرض اخیر کہ نہ بحث کے اخیر میں ملحوظ خاطر رہے

(۱) عمود پیش نظر ہیں (۲) نمبر وار ہر بات کا مفصل جواب ملے یا اتنا اجمالاً تحریر فرمادیجیے کہ جن نمبروں کا جواب نہ دیں گے وہ بعینہا ہمیں مقبول ہیں (۳) جس بات میں اجمال رہے گا پھر تفصیل فرمائی ہوگی۔

(۴) جس حکم میں کمی رہے گی پھر تکمیل فرمائی ہوگی (۵) غصہ نہ فرمائی
 نہیں نہیں جتنا چاہیے فرمائیے مگر ہر بات کا پورا جواب بر عایت انصاف
 و صواب عنایت ہو ثبتنا اللہ وایاک بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
 و فی الآخرة اللهم اسمع و استجب انک اهل التقوی و اهل
 المغفرة وصل وسلم وبارک علی حبیبک الکریم و آلہ
 و صحبہ و امتہ الطاہرہ امین والحمد للہ رب العلمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۲ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا و آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ
 آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

نوال مفادۃ عالیہ متضمن بعض ہدایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم * * * * * نغذہ و فیض علی رسولہ الکریم
 مولانا اولنا سلام علی مولانا۔ ابھی رجسٹری حاضر کر چکا ہوں اور اس میں
 جا بجا معذرت کر دی ہے کہ حاشا مقصود ابانت حکم ہے نہ کہ تشنیع اور
 عذر بھی لکھ دیا ہے کہ جتنا پوری تصویر نہ دکھائی جائے مبلغ حکم تک ذکر
 پہنچنے میں کمی کرتا ہے اور یہ بھی عرض کر دیا ہے کہ کلام دربارہ ابانت احکام
 دوسرے کے متعلق تصور فرمایا جائے کہ نفس کا حصہ نہ شامل ہو پھر آخر میں
 اجازت مطلقہ دیدی ہے کہ مجھے جتنا چاہیں غصہ فرمائیں مگر بات کا پورا جواب
 عطا ہوا ان تمام عذروں معذرتوں کے بعد بھی رو دیکھ کر دیکھے کیا اثر پیدا
 ہو مبادا معاذ اللہ سہراہ ہدی ہو لہذا اتنا اور معروض کہ وہ حدیث کا
 جناب سے مخفی نہ ہوگی کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور اکرم صلی

۱۲ ذی القعدہ
 کوہ رضا ہوا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے نام اقدس لیکر نذاکر کے عرض
کی میں حضور سے کچھ دریافت کرونگا اور سوالات سختی سے کرونگا حضور ناراض
نہوں اس پر اجازت فرمائی کہ جو چاہے پوچھ اس حدیث سے ثابت کہ
سوالات میں سختی مانع جواب نہ ہونی چاہیے اور کیوں ہو کہ مقصود اتباع حق
ہے جس طرح بھی ظاہر ہو جناب سے معاذ اللہ اس کی امید نہیں کہ ہم سے
سختی کے ساتھ کہا گیا لہذا ہم حق نہیں مانتے کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ
جناب رد کو پھر تکبر ٹھہرا کر جواب عطا نہ فرمائیں گے کسی دوسرے کے نام سے
کچھ لکھا جائیگا مثلاً تم سے مخاطبہ منظور نہیں یا یہ فضول باتیں ہیں توجہ ضرور
نہیں جس طرح وقلع سابقہ میں واقع ہوا میں اپنے رب سے بجاہ بنیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتا ہوں کہ ان ظنوں کا خلاف ہو طبع سامی
رو سے برا اثر نہ لیکر طبع حق والتصاوت ہو واللہ قادی واللہ عفود
رحیم ۵ و افضل الصلاة وعلی سیدنا و مولانا محمد
والہ و صحبہ اجمعین والتسلیم ۱۳ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ مضمون
خیال سے بہت زائد ہو گیا اور میرے محرر کو بخار آ گیا اس میں ڈوون
کی تاجیز ہوئی معاف فرمائیں اُن عبارت شرح فقہ اکبر کا منتظر ہوں۔

خط ہشتم مولوی عبد الباری صاحب متعلق تصحیح عبارت فقہ اکبر

۱۷ ذی القعدہ
۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزنی محل لکھنؤ

مورخہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ
حائے اومصلیٰ و سلم

مولانا المکرم دام بالمجد والکرم - بعد تسلیم بعد تکریم عرض ہے کہ شرح فقہ اکبر
کا نسخہ جو میرے کتب خانہ میں ہے اُس میں اور مطبوعہ نسخہ میں اُن دو لوگوں

مقاموں کی عبارت یکساں ہے جس کو جناب نے استفسار فرمایا ہے
اور کوئی نسخہ یہاں موجود نہیں ہے۔ اغلاط کا تب و مطبع سے
پاک ہونگی بے توجہی سے تصحیح ہوتی ہے۔ جناب کے خط رجسٹری
کا منتظر ہوں۔ زیادہ ادب فقط

فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ لعلہ

خط نہم مولوی عبد الباری صاحب مشعر عدول از مفاہ

بعد صول مفاوضہ ہاشم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و صلیًا و سلمًا

فرنگی محل لکھنؤ
مورخہ ۱۶۔ ذیقعدہ

مولنا و بالفضل اولنا۔ السلام علیہ۔ شکر صد غمکہ کہ جناب نے
اعتبار کیا۔ تعین امور کی غرض سے قلم تو اٹھایا۔ رد تکرر کی بجائے رد تکرر
نہیں کو باور کر لیا۔ اب خدا سے میری دعا ہے کہ عبارت مرقومہ تحریر
صادق ہوئے دوسری شہرت جس کی جانب توجہ دلائی گئی ہے
ہو۔ کیا خوب آیات قرآنیہ کا اقتباس ایسے محال میں کان ابن عمر
الخوارج شرار الخلق قال انہم عمدوا الی آیات منالت فی الکتاب
فجعلوها فی المسلمین فقیر کے پیش نظر رہتا ہے خداوند عالم مجھے خوارج
کی اتباع سے محفوظ رکھے سلف صالح اہلسنت کا پیرو بنائے رہے
آمین۔ تحریر سامی مطالعہ کرنے کے بعد التماس ہے کہ میرے کل استفسار
کے جواب سلسل مرحمت ہوں رو و قدح منظور نہیں تعین امور مقصود ہے

۷۴
ماذی القدر
کو آیا ۱۲

عرض اخیر یہ ہے کہ عہود انشا اللہ تعالیٰ پیش نظر ہیں اور جن امور کو
حضرت و آل حضرت نے مکرر سے کر رہا ہے ان سے تو کبھی نہ تعرض کیا
ہے نہ اب تعرض کرنے کا ارادہ ہے تحریر جناب ملاحظہ کرنے سے اطمینان
ہو گیا تھا اور نہ غور و فکر ہے کی طلب حق میں کوتاہی نہ ہوگی و ما اوفی
باللہ . زیادہ ادب - فقیر قیام الدین محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ
بقلم شاہ علی عفا اللہ عنہ

دسواں مفاد علیہ جواب خط نہم درو باقی شبہات مولوی
عبدالباری صاحب

۱۹ ذی القعدہ
کو بیعت شری
سید طلب
مضا ہوا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولانا اولنا سلام علی مولانا - کل قریب مغرب نامی نامہ آیا مگر محض
خلاف امید و موافق توقع آیا باوصف عہود نزاکت طبع سے ڈرتا ہوا بہت
منت سے گزارش کرتا اور امید سماع قبول و انصاف رکھتا ہوں -
(۶۳) نیاز مند کے ۶۲ نمبروں سے کسی ایک کا اصل جواب نہ عطا ہوا
نہ یہی فرمایا کہ صحیح و مقبول ہیں - کیا ان میں بہت سے شرعی حربوں کا
بیان نہ تھا انصاف گرامی سے یہی مامول کہ ان کے جواب سے سکوت
کا منشا ان کی صحت ہے مگر عہد اول میں ان کا قبول فرمانا تھا اس سے
محروم فرمایا - تفسیر موافق یہ نمبر ۱۳۹ ہوا -
(۶۴) ان میں متعدد استفسار و اقیقت سے فقہ جن کا انکشاف
بیان جناب ہی سے ہوتا اس کے اظہار سے بھی اعراض فرمایا یہ عہد
دوم کے خلاف اور نمبر ۱۴۰ ہوا -

(۶۵) قطع نظر اس سے کہ میں نے جناب کی نسبت کوئی تاحق الزام شائع کرنا درکنار نہ کہا نہ لکھا نہ بیان حکم شرعی سے زائد کوئی سنجیدہ کلمہ آپ کی نسبت لکھنا یا دبر خلاف اس کے جناب نے زمانہ وغیرہ میں جو الفاظ عنایت و کرم اس خیر خواہ دیرینہ اپنے والد ماجد کے دوست قدیم کی نسبت تمام ہندوستان میں شائع فرمائے اور حضرت حامی سنت مولانا سید محمد میاں صاحب دامت برکاتہم کو لکھ کر بھیجے (حالانکہ وہاں میرا کوئی ذکر نہ تھا آپ کا اُن کا مکالمہ اور عبد الماجد کے کفر کا تذکرہ تھا) یہ تمام امور مخفی نہیں میں نے کبھی ان باتوں کی شکایت تک نہ کی با اینہم وہ کچھ بھی تھا اس اخلاص جدید سے پہلے کا تھا اب اُس کا تذکرہ نہ صرف زائد بلکہ محض فضول تھا مگر اس خط میں فرمایا یہ عہد سوم کے خلاف اور نمبر ۱۴۱ ہوا۔

(۶۶) نیاز نامہ میں متعدد جگہ استشہاد تھا اداے شہادت سکوت فرمایا یہ عہد چہارم کے کہ ارشاد الہی کو ذوقا امین بالقسط شہداء للہ ولو علی النفسکم پر عمل ہو گا خلاف اور نمبر ۱۴۲ ہوا بادب گزارش کہ پہلی ہی بار آٹھ ہی سطر کے خط میں چاروں عہد خاطر شریف سے اتر گئے انسان للنسیان امید کہ آئندہ ضرور احتیاط فرمائیں گے۔

(۶۷) فرمایا تعین امور کی غرض سے قلم تو اٹھایا بسجن اللہ قطع نظر اس سے کہ تعین امور تو فرست ۱۰۱ نے کر دیا یہ تفہیم جناب کے لیے تبیین امور ہے کیا خوب فرمایا کہ قلم تو اٹھایا یعنی اتنی ہمت تو ہوئی اس کا حال و حال عدیدہ سابق و لاحق اور خود اس بار جناب کے سکوت محض عن الجواب لائحہ و اللہ الحمد اکتیدا طیباً مبارکاً فیہ لکما یجب رہنا و یرضی۔

(۶۸) پھر فرمایا رو تکبر کی بجائے رو تکبر نہیں کرو باور کر لیا مگر اب یہاں کیا کہوں مگر اللہ و ۱۰ فالیہ رجوع آپ کے خط ۲۸۔ سوال کے صاف لفظ یہ ہیں رو کو میں تکبر نہیں سمجھتا ہوں یہ آپ نے رو کو کہا کہ تکبر نہیں یا میں نے بنالیا اپنے ہی کلام میں تحریف اور اتنی غلیظ و کثیف شاید یوں ہوئی ہو کہ اپنے کلام میں متکلم کو ہر تبدیل کا اختیار ہے نہ کا ہاں بنالینا کیا دشوار ہے یہ نمبر ۱۲۳۳ ہوا۔

(۶۹) یہ میں روز اول سے جانتا تھا کہ جہاں آپ پر رد شدید و لاجواب وارد ہوا اور آپ نے فرمایا دیکھو یہ تکبر کرتا ہے ہم اس سے بات کرنا نہیں چاہتے اور ابھی خط ۱۳ ذی القعدہ میں بعض احباب کی پیشین گوئی عرض کر چکا کہ جناب رو کو پھر تکبر ٹھہر کر جواب عطا نہ فرمائیں گے مگر اتنا خیال نہ فرمایا کہ رو اگر تکبر ٹھہر تو صحابہ کرام سے آج تک کے تمام ائمہ و علما معاذ اللہ متکبر ہیں ٹھہریں گے اور مولوی عبدالحی صاحب کی تذکرہ الکرامہ تو ہمہ تن تکبر مجسم تکبر سراپا پیکر تکبر بنا کر بھی بس نہ کریں گی یہ نمبر ۱۲۴۲ ہوا۔

(۷۰) پھر فرمایا اب خدا سے دعا ہے عبارت تحریر حضرت صادق ہو اور دوسری شہرت کا ذبہ وہ شہرت کا ذبہ یہ معنی کہ مناظروں میں ابتدائی مراحل طے کرنے میں وقت صرف کر دیا جاتا ہے کیا جناب کو اصل مقصود کے یہ مباحث جلیلہ بالائی ابتدائی نظر آتی ہیں یا خدا نا کردہ مشک و مشک فی ۱۰ نہ شک ہو کر تحصیل حاصل کی دعا فرماتے ہیں کیا یہ نمبر ۱۲۵۵ نہ ہوا۔

(۷۱) فقیر کے ۶۲ نمبروں سے ایک کا بھی جواب نہ دیکر مجھ پر اثر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تعریض فرمائی جاتی ہے مگر لمیری آپ کی

کوئی مبانیست نہ تھی مخلصانہ مفاہمہ تھا پہلے آپ حدیث کا مطلب فقیر سے
 سمجھ لیتے تو کچھ گناہ نہ تھا کبھی ناقص طالب علم ایک بات سمجھ لیتا ہے جو
 ایک علامۃ الدہر کی سمجھ میں نہیں آتی حاشا بلا تشبیہ بلا تمثیل انھیں ابن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث فوقہ الناس فی شجر البواذی نظر
 سے مستور نہ ہوگی غوارج خذلہم اللہ تعالیٰ وہ آیات کریمہ عن میں اوصاف
 خاصہ کفر و احکام مخصوصہ کفرہ مثل حکیم طاغوت و شرک فی الحکم و نفی
 شفاعت و سلب ایمان و خلو فی النار و نحو ہاند کو رہیں مسائل حکیم
 جائز و قتال اجتہادی مسلمین و ارتکاب کبیرہ و غیر ہا میں نہ صرف عامہ
 مسلمین بلکہ سرداران مسلمین امیر المومنین مولیٰ علی و ام المومنین و حضرت
 طلحہ و زبیر و امیر مثنویہ و عمرو بن عاص و ابو موسیٰ اشجری و غیر ہم صحابہ کرام
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ڈھالتے تھے اخذ ہم اللہ بن توہمہ ان
 اخذہ ۲۵ الیم شلیل اسے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اوہ یہی
 دونوں امام الوہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی و اسمعیل دہلوی خذلہما اللہ
 تعالیٰ نے کیا اور اب ان کے اوتاب و ہابیہ و دیوبندیہ قاتلہ اللہ تعالیٰ
 کر رہے ہیں یہ بحکم حدیث شرار الخلق ہیں اور غوارج ملعونین کے ناپاک
 چیلے اعاذنا اللہ تعالیٰ من شر ہمد و شر امثالہما سمعین امین
 نیاز نامہ فقیر میں اٹھائیس آیات کریمہ ہیں یا ان کے پارے اور چار
 اقتباس جملہ ۳۲ - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان میں کونسی آیت یا اقتباس
 وصف خاص کفر یا حکم مختص کفار پر مشتمل ہے جسے میں نے معاذ اللہ
 مسلمانوں پر ڈھالا - آیہ کریمہ میں کسی خصلت مذمومہ کو کافروں میں
 بیان فرمایا ہو جو خود کفر نہیں کیا آیت اُس کی خدمت پر دلالت

حصہ دوم

نہ فرمائے گی اور اُس کے ذمہ میں تلاوت کریمہ حرام ہو جائے گی یا کسی
جرم غیر کفر پر کوئی وعید غیر وعید کفر فرمائی ہو اگرچہ اُس کا صدور
اُس وقت کفارہ ہی سے ہوا ہو اُس جرم سے مسلمانوں کو تہدید اور انہیں
اطلاع وعید جرم قرار پائے گی کہ کسی امر شنیع سے کہ فی نفسہ کفر نہیں منع
فرمایا اگرچہ اُس وقت خطاب کفارہ ہی سے تھا وہ نہی کا فوہ سے
مخصوص ٹھہریگی مسلمانوں کو انہیں کی حکمرانی شرار الخلق میں دخل کریگی
یوں ہے تو تمام کتب اصول سے یہ مسئلہ چھیل ڈالیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہر
نہ خصوص سبب کا پہلے بھی اس پر متنبہ کر چکا تھا مگر جناب کو یاد نہیں
رہتا۔

(۷۲) یا للعجب اگر ایسی تلاوت واقعتاً اس پر آپ کا یہ جبروتی حکم صادق
ہو تو صحابہ کرام سے اب تک ہر قرن و طبقہ کے ائمہ و علما معاذ اللہ شرار الخلق
میں داخل اور شیع خوارج اراذل قرار پائیں گے دور کیوں بجائیے ۲ مولوی
عبدالحمی صاحب کے فتاویٰ جلد اول طبع اول صفحہ ۴۴۴ میں ان مسلمانوں
پر کہ ہر بہ آئین والوں کو مسجد سے نکالتے ہیں آیہ کریمہ ومن اظلم
من منع مسجد اللہ ان ین کرفہا الی قولہ تعالیٰ لہم فی الدنیا
خزی ولہم فی الآخرة عذاب عظیم ۵ ڈھالی حالانکہ یہ ڈھانچا بھی
محض غلط و باطل اور نہ صرف ان سنی حنفی مسلمانوں بلکہ امام عینی و محقق
زین بن نجیم علامہ محمد بن علی صاحب درمختار وغیرہم اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ
پر عائد و آئل باب اسی طرح صفحہ ۳۴۱ میں ان پر جنہوں نے ایک پرانی
مسجد جس کی چھت گر گئی تھی اُس کی دیواروں کے عملہ سے ۵۔ ۷ گز
کے فاصلہ پر مسجد جدید بنانی چاہی یہی آیت اُتارتے ہیں ج ایک

مسجد مبار ہو گئی کچھ لوگوں نے اس کی تعمیر شروع کی ایک شخص مدعی ہوا کہ یہ میرا
 دادا کی بنائی ہوئی ہے اس کے ہدم و تعمیر کا حق مجھ کو ہو میں تمہاری عمارت
 گرا دوں گا صفحہ ۳۷۳ میں اس پر بھی یہی آیت اُناری۔ ۵ جو اہلسنت و جماعت
 کو عرش پر نہیں مانتے اُن پر جلد دوم صفحہ ۲ میں یہ آیت کہ مرتد یا مشرک کے
 بارے میں اُتری ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی
 ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولى وفضلہ جہنم و مساوت
 مصیر ۱۰ تقریر ڈھالی لا و و جن لوگوں نے کوئی قانون خلاف شرع
 مقرر کیا جو آج متوں سے عام اسلامی سلطنتوں اور خود سلطنت ترکیاں
 موجود ہے، اُن پر جلد ۲ صفحہ ۶۰ میں آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ
 فاولئک ہم الفسقون ۵ و کریمہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ
 فاولئک ہم الظلمون ۵ کہ کفار اہل کتاب میں اُتریں ڈھالیں منہ خود
 آپ کے فتاوے صفحہ ۳۲ میں مقلد کے برا کہنے پر اس آیت کا اقتباس
 پڑھا جو شیطا طین ہو و نصاری میں اُتری اضلوا کثیرا و ضلوا عن
 سواء السبیل ۵ ح نیز صفحہ ۳۴۲ میں جبر بہ آمین والوں کو مسجد سے
 نکالنے پر وہی آیت ومن اظلم سے ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم
 یکاب پڑھی ط نیز صفحہ ۳۸۷ میں اس پر کہ کوئی امر تقرب جدید نکالے ام
 لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین مالہ یا ذن بہ اللہ اُناری۔
 ۵ نیز صفحہ ۴۰۲ میں مرتکبین بدعات پر آیت من حاد اللہ ورسولہ
 ڈھالی قلت عشرۃ کاملہ تو آپ کے نزدیک مولوی محمد معین و مولوی
 عبد الحلیم و مولوی عبدالحی و مولوی محمد نعیم صاحبان و غیر ہم علمائے فرائی محل
 اور اُن کی تقریر و قبول و اشاعت سے خود آپ شرار الخلق سے ہوئے اہ

خارجیوں کے گرگے یہ نمبر ۱۲۶ ہوا۔

(۱۳۷) اشد ظلم یہ کہ آپ کے فتاویٰ صفحہ ۳۸۷ میں یہ لکھ کر کہ غیر مجتہد عابد و زاہد یعنی مشائخ و صوفیہ حکم عوام میں ہیں اُن کا کلام کسی گنتی شمار میں نہیں وہ جو نئی بات تقرب کی نکالیں اُس میں جو اُن کی پیروی کرے گا اُس نے اُنھیں خدا کا شریک و معبود بنا لیا یہ آیہ کریمہ پڑھ دی اتخذوا ۱۱ حبارہم و رہبائہم ادبایا من دون اللہ یہ تو فقط کافروں میں اتری ہی نہیں اُن کے کفر کا بیان ہے اب حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بر محل یاد کیجیے اور شرار الخلق سے ہونے اور خوارج ملعونین کے چیلانے کی خبریں کیے دیکھیے مشائخ کرام و صوفیہ عظام اور اُن کے متبعین اہل اسلام کے ساتھ گستاخی کرنے اُسے اشاعت دینے کی شامت کتنی جلد ظاہر ہوئی تری القذاة فی عین اخیک ولا تری ۱۱ نجد ۶ فی عینک یہاں تو بفضلہ تعالیٰ تنکا بھی نہ تھا و فی عین المقابل خشب مسندۃ یہ کتنا بھاری نمبر ۱۲۷ ہوا۔

(۱۳۸) پھر فرمایا تحریر سامی مطالعہ کرنے کے بعد التماس ہے کہ میرے کل استفساروں کے جواب سلسل مرحمت ہوں اولاً کیا یہ شرط مافی میں نے تو آسانی جانین کے لیے بتدریج ذکر کرنے کا قصد کیا تھا میں خط ۴۴ شعبان میں عرض کر چکا تھا کہ ہارجیت مقصود نہیں میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان میں جو بے غائلہ ثابت ہو جائے اُسے کم کر نیو تیار ہوں۔ یہ میرا انصاف ہے آپ اللہ کو مانگے یہ انصاف کیجیے کہ جہاں جہاں غائلہ دیکھیے اُن سے فوراً توبہ شائع فرمائیے۔ بعض

اگر زیر بحث رہیں اُن کے فیصلے قطعی و مسلم سے توبہ کو موقوف نہ کیجئے
 کہ یہ پھر عناد و اصرار ہو گا اور جن میں شبہ کے مکابرہ نہو جس کی نظر
 پہلے گزارش کر چکا ہوں اتنی تنبیہ صریح اور مسئلہ شرعیہ کی تشریح
 سن کر بھی وہی ضد کہ نہیں تمام اباحت ایک ساتھ لکھ دے اُس
 کے بعد دیکھا جائے گا یعنی ۵

ناصحاً توبہ کی جلدی کیا ہے یہ بھی کر لیں گے جو فرصت ہوگی

شرع مطہر کے تو موافق نہیں یہ نمبر ۱۴۸ ہوا۔ ہاں یہ فرمائیے کہ ۱۲
 نمبر مذکور سب غلط ہیں لہذا زائد کی خواہش ہے۔ مگر ماسکوت
 و اعراض کا پر وہ عجب شے ہے ۶

خوشی معینے دار دکہ در گفتن نمی آید

قصور معاف ذرا اُن قاہر ایرادوں کے حضور زبان شریف قبول تو
 دیکھیے ابھی حال کھلا جاتا ہے وباللہ التوفیق۔

(۷۵ تا ۷۸) ثانیاً تمام خطوط شریفہ میں صرف پانچ ادعا تھے

جن کو جناب استفسارات سے تعبیر فرماتے ہیں ۲ خط نمبری ۱۳۲۴

میں نفی اصل ایمان نہ تھی بلکہ نفی کمال ب استحال معصیت قطعیہ

مطلقاً کفر مونا خلافت تحقیق بحر العلوم ہے ج و ہا بیہ دیو بند یہ مسلمان

ہیں ان کے ساتھ اب وجد کے یہ برتاؤ تھے کا فلاں رافضی تیرا

نہیں علاوہ بریں باپ و ادا کا اُن سے خلا ملا تھا لا اب وجد کو

ہنود سے اتنا خزانہ نہ تھا جتنا نصاریٰ سے ہم اُن سے مدارات

کو ممنوع قرار نہیں دے سکتے ہاں غلو و تعظیم سے توبہ کر سکتے ہیں اہل کا

جو اب روشن ازا قتاب مروض ہو چکا دوم کا کافی جواب پہلے ہی

نیاز نامہ ۱۹ ماہ مبارک میں گزارش ہو لیا اور تحقیق شانی بعونہ
 تعالیٰ ایک بحث مستقل میں عرض کرونگا اگر جناب مفاہمہ سے
 عدول نہ کریں اُن ۱۰ میں مدارات کا لفظ تاک نہ تھا سب غلو
 و تعظیم ہی تھے اُن سے آپ توبہ کر سکتے ہیں مگر کرنی منظور نہیں
 ورنہ توبہ اور آئندہ پر اٹھا رکھنا یعنی چہ یہ نمبر ۱۴۹ ہوا باقی میں
 کونسی بحث علمی ہے کونسی حجت شرعی ہے صرف باپ دادا کے
 افعال سے استناد دیا آفتاب کا انکار کہ فلاں منکر خلافت برائی
 نہیں یہ کہنا بعینہ ایسا ہے کہ فلاں نجس العین ناپاک نہیں یہ نمبر ۱۵۰
 ہوا معہذا کفر و فاض زمانہ میں بفضلہ تعالیٰ فقیر کا لا جواب رسالہ
 ردالرفضہ ۱۹ برس سے شائع ہے اور کفر و ماہیہ دیوبند پر علماء
 کرام حریم شریفین رجن کی تحقیق آپ کے یہاں کی تحقیق سے عام
 مسلمین کے نزدیک ارجح و اعلیٰ ہے (اجماع فرما چکے اور میرے
 یہاں کے کتب و رسائل مثل تمہید ایمان و حسام الحرمین و وقعات السنہ
 و ادخال السنان و الموت الاحمر و کشف ضلال دیوبند شرح الاستدلاء
 وغیرہ لے بھدہ تعالیٰ کوئی دقیقہ اظہار حق کا اٹھانہ رکھا مرتدین کو
 کچھ بناتے نہ بنی خود اپنے کفروں کی تاویل میں جو حرکت مذہبی
 کی انھیں کے منہ پر پڑی اور آج تاک جواب نہ دے سکے اس کے
 بعد بھی آفتاب کو چراغ دکھانے کی کچھ حاجت رہی۔ بفرض باطل اگر
 آپ اُن کے کلام میں کوئی تاویل تراش سکیں تو اُن مرتدین کو کیا نفع اور
 اُن کا کفر کیونکر دفع کہ اُن کی یہ مراد ہوتی تو برسوں پہلے اوگھل نہ دیتے ضرور
 اُن کی مراد معنی کفر ہی تھے اور وہ کافر۔ درمختار میں ہے اللہ و نیتہ

ذلت و مسلم و لا لہ منفعہ حل المفتی علی خلافہ پھر آپ کا کونسا
 شبہ باقی رہا جس کے جواب کی ہوس ہے ہاں ایک وہ کہ مفسر
 نہ لیں تو صحابہ معاذ اللہ مرتکب کبار و فساد ٹھہریں یہ نہ صرف ائمہ
 حنفیہ پر آپ کی ضرب ناکام ہے نہ فقط اصحاب صفین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم پر سب و دشنام بلکہ خود حضرت ام المومنین و حضرات
 علیہ طلعہ و نہ بیر کی توہین تام ہے جلد تو بہ کیجیے ویر حرام ہے لطف یہ کہ
 خود بحر العلوم کی تصریح سے یہ آپ کی ہوس خام ہے سمجھ میں نہ آئے
 تو درخواست فرمائیے بعونہ تعالیٰ شاہ اشکاف کر دینا میرا کام ہے یہ نمبر
 ۱۵۱ تا ۱۵۳ ہوا اب بفضلہ عزوجل آپ کے تمام خطوط کا جواب ہو گیا
 کوئی حرف ضروری باقی نہ رہا اب تو آپ کی یہ ضد بھی پوری ہو گئی
 اب تو جملہ مباحث سابقہ و لاحقہ کا نمبر وار جواب دیجیے۔

(۷۹ و ۸۰) ثالثا باپ دادا سے استناد کا جواب ابھی خود آپ کے
 فتاویٰ سے گزرا کہ غیر مجتہد مشائخ کے قول فعل کوئی چیز نہیں جتنا
 مطابق کتاب و سنت ہونا نہ ثابت ہو مگر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے
 اب وجد کو دیوبندیوں کے ان کفروں پر اطلاع نہ ہوئی ہوگی تو
 ان کا برتاؤ بعد ظہور امر کیا حجت رہا نہ تاک کہ میں نے بحسن السبوح
 لکھا خود مجھے ان کے کفروں پر اطلاع نہ تھی و لہذا جب تک ان پر صرف
 لزوم کفر لکھا اس کی بھی ایسی ہی ضد ہے تو ان شاء اللہ الغریز ممکن
 کہ میں خود آپ کے اکابر کی تصانیف سے ثابت کر دوں کہ وہابیہ
 کافر ہیں اور روافض کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور یہ کہ ان کے ساتھ آپ کے
 اکابر کے کیا برتاؤ رہے مگر یہ تو جب ہو کہ آپ کچھ بولیں بھی میں

کنتا جاؤں اور آپ خاموش محض اس سے کیا نتیجہ سبھی مباحث
بعونہ تعالیٰ لیجئے مگر تحریری اقرار حتمی حلفی لیجئے کہ ان مباحث اور ان آئندہ
سب کا نمبر وار جواب دیجئے گا یا قبول کیجئے گا وباللہ التوفیق ورنہ
میں تو کام پورا کر چکا و اللہ اعلم۔

پھر فرمایا رد و قدح منظور نہیں تعین امور مقصود ہے
رد منظور نہ ہونا سخت عجیب اگر تعین سے آپ کی مراد شک سے
تصریح ہی ہے تو وہ کیا بے رد و قدح کے محض اتفاقی القلب سے
ہو جائیگا مفاہمہ کیا یوں ہوتا ہے میں نے خط ۲۵ سوال میں عرض
کیا تھا کہ اگر یہ مراد کہ خطاب سابق میں رد تھا وہ تکبر ہوا تو اس کا
ارادہ مکالمہ آئندہ سے منع ہو گا کہ ان مقدمات کے بعد رد کی ہی
باری ہے اس کے جواب میں جناب نے خط ۲۸ سوال میں تحریر فرمایا کہ
رد کو میں تکبر نہیں سمجھتا ہوں میں نے آگاہ کر دیا کہ آئندہ رد ہی ہو گا۔
آپ نے اقرار کیا کہ اُسے تکبر نہ سمجھیں گے جب رد سامنے آیا تو اب
یہ فرمانا کہ رد منظور نہیں کیا خیر دیتا ہے سمجھ لیجئے۔

پھر فرمایا تحرم جناب ملاحظہ کرنے سے اطمینان ہو گیا فہا ورنہ غور
فکر رہے گی جناب کے نزدیک شاید مفاہمہ باب مفاعلت سے نہیں
مفاہمہ تو یہ ہوتا کہ آپ میرے ایرادات پر تفصیل وار نظر فرماتے
جس سے جواب خیال میں آتا سامنے لاتے اُس پر مجھے جو عرض کرنا
سوتا کرتا یوں ہیں مکالمہ چلتا یہاں تک کہ بالآخر یا میں سمجھ لیتا کہ میرا فلاں
ایراد غلط ہے اور میں حسب وعدہ اُسے فوراً کم کر دیتا یا آپ سمجھ لیتے
کہ آپ کا جواب غلط اور الزام آپ پر قائم ہے اُس سے حسب وعدہ

آپ توبہ فرماتے نہ کہ ایرادات پر محض ہمدان سپیے۔ نہ معلوم
آپ کیا سمجھے کیا نہ سمجھے نہ یہی کھلا کہ الزامات مقبول یا اُن سے عدول
اور عدول ہے تو وجہ سے یا بلا وجہ۔ اور وجہ سے تو وہ وجہ موجب یا
ناموجہ اور غلطی میری ہے یا آپ کی یہ کیا خاک مفاہمہ ہوا ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

میں پھر عرض کرتا ہوں اور دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ مفاہمہ
پر رہیے اُس سے عدول نہ فرمائیے بعض نمبر وہ ہیں خصوصاً نمبر اول
کہ جب تک جناب اُس کا صاف صاف پورا جواب بالانصاف
نہ دیں جناب کے ذہن میں شاید یہ بھی نہ آئے کہ اُس کی تہ میں
کتنا عظیم انکشاف حق رکھا ہے جس کے بعد بہت سے اباحت کی
حاجت ہی نہ رہے اور حق آفتاب سے زائد روشن ہو جائے یا
جوانب جناب میں کمی رہتی تو میں کھول دیتا کہ آخر دوستانہ مفاہمہ
ہے نہ کہ محاصمہ بطور خود گپ چپ سمجھ لینے میں یہ مطالب علمیہ کیونکر
کھلیں اور حق کیسے واضح ہو۔ آپ خدا کے لیے وہ مفاہمہ جس کا آپ
اقرار اور خود شہروں شہروں اشتہار فرما چکے اُس سے عدول نہ فرمائیے
میں بقسم کتنا ہوں کہ جس امر میں حق آپنی طرف ظاہر ہوگا اُسے کم کرنے
میں مجھے پاک نہ ہوگا جیسا کہ بارہا لکھ چکا ہوں اور اسی پر آپ کا بھی
عہد ہے پھر اُس سے اعراض کیا معنی۔ مگر اب تک آپ کو میرے
اخلاص کا احساس نہیں آپ نہیں جان سکتے کہ مجھے کتنا ناگوار ہوتا
ہے جب ناظرین کہتے ہیں جواب نہ ہو سکا اور نفس نے حق تسلیم
کرنے نہ دیا ناچار سکوت محض کیا۔ میں اب تک اُنہیں امید دلائے

جانا ہوں کہ وقت کی بات ہے اختلاف حالات ہے قبض و بسط
 ہوا ہی کرتے ہیں وہ ضرورتیں سے جواب ممکن ہوا دیں گے ورنہ حسب
 عہد واثق قبول کرینگے الشریعہ کے آئین والحمد للہ رب العالمین
 وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه
 وآبائہ وحرزینہ ۲ جمعین امین - شب ۹ اذی القعدة الحرام
 لیلة الثلاثار ۱۳۳۹ ہجریہ غرار - جواب شب ہی ہو گیا تھا ممکن
 تھا کہ صبح سات بجے کی ڈاک سے حاضر کرتا مگر جی نے نہ چاہا کہ
 ایسا خط بے رجستری جائے وہ ۱۰ بجے کے بعد ہوگی اور شہروں کی
 ڈاک یہاں صرف سات ہی بجے جاتی ہے ایک دن ڈاک خانے
 میں رہ کر کل صبح روانہ ہوگا انشاء اللہ جل و علا -

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

و بالخییر

جماعت رضائے مصطفیٰ

آج وہ کون ہی جو اس مبارک جماعت سے آگاہ نہیں اس مقدس جماعت مبارک نے جو بیش از بیش دینی خدمات انجام دی ہیں ظاہر و باہر عالم آشکار ہیں بفضائل اس کی دیانت و امانت روز روشن کی طرح روشن ہوئی۔ تین سال اس کے قیام کو ہوئے تینوں سال کی روداد تیار ہوئی کہ جو صاحب جس وقت چاہیں اس کے صاف پاک حسابات دیکھ لیں۔ جانچ لیں نیز دفتر ہر وقت حساب سمجھانے کے لیے تیار ہوئی۔ آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ پاک

ضروری گزارش

نہایت افسوس سے عرض کیا جاتا ہے کہ باوجود ان ضروری سے ضروری اہم سے اہم کارہائے دین کے انجام دینے اور حسابات شائع کر کے اطمینان کر دینے کے بھی آپ حضرات نے جماعت مبارک کی طرف وہ توجہ نہ فرمائی جس کی وہ مستحق ہوئی۔ بہت استعجاب ہوتا ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ جہاں محض نمائشی کام ہوتا اور درحقیقت پیٹ سے کام ہوتا ہے جہاں باوجود چند در چند کوششوں اور کتنے ہی تقاضوں پر حساب نہیں دیا گیا۔ دس ہزار اور بیس ہزار روپے ہزار کے غبن اخباروں میں شائع ہوئے شاہانہ خرچ مثلاً فرسٹ کلاس میں سفر تین دن میں ایک سو بیس بلکہ ایک دن میں ترانوے روپے کھانا بلکہ ایک گھاس پات کھانے والے کا ایک دن میں نو روپے چٹ کر جانا ایک شخص کے صرف استقبال میں پانچ روپے اگر دینا چھپا دیاں آپ حضرات کا ہاتھ نہیں کٹا اور دینی کام جہاں ہر طرح کا اطمینان تام ہو گا اگر مگر چون و چرا خالی اللہ المشتکے مسلمانوں نے ہوش میں آؤ۔ والسلام